مُسلسل اِشاعت کے 56 سال

ماہنامہ

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱ جلد: ۲۳ جنوری 2019 ربیع الثانی ۱۴۴۰

سینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس
چناب نگر کی رپورٹ

مشترکہ اعلامیہ---آل پارٹیز
تحفظ ناموس رسالت کانفرنس

آسیہ مسیح کیس کے
عدالتی فیصلے کا تجزیاتی مطالعہ

حضرت مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

سینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

فضیلت علم واہل علم	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	17
مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنا......حدیث کی روشنی میں	مولانا عبدالروف سکھروی	18
مشترکہ اعلامیہ......آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس	ادارہ	20
آسیہ مسیح کیس کے عدالتی فیصلے کا تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر حافظ محمد زبیر	23

شخصیات

جناب قاضی فیض احمد رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	35
حضرت مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	مولانا اللہ وسایا	37
مولانا عبدالرشید انصاری رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	38

متفرقات

جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر......تعارف، خدمات، اہداف	مولانا مفتی عبدالواحد	40
تبصرۂ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	45
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	48

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۱   جلد: ۲۳

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد   مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

کلمۃ الیوم

سینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ!

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ • اما بعد!

اللہ تعالیٰ کی عنایت وکرم سے حسب سابق تزک احتشام سے سینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۵،۲۶/اکتوبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات وجمعہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوئی۔

کانفرنس کی تیاری اور سالانہ تبلیغی دعوتی دورہ کے لئے مبلغین حضرات کا حسب سابق اجلاس ۱۱/اکتوبر ۲۰۱۸ء کو مسلم کالونی میں منعقد ہوا۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے رفقاء سے طویل مشاورت کے بعد معمولی ردوبدل سے ساتھیوں کے دعوتی دورہ کو حتمی شکل دی۔ اسی دن ظہر تک تمام رفقاء اپنے اپنے حلقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔

وضوخانہ کی تعمیر وتکمیل

اللہ رب العزت کے فضل واحسان سے ہر سال کانفرنس کو ملک بھر میں محبوبیت ومقبولیت کا درجہ روزافزوں حاصل ہورہا ہے۔ ہر کانفرنس پر پہلے سے زیادہ رش ہوتا ہے۔ حاضری بڑھ جاتی ہے۔ امسال چار نئے فیصلے کئے گئے۔ ایک تو وضو کے لئے تمام تر سہولتوں کے باوجود مسجد کا وضوخانہ، نئے مدرسہ کی بلڈنگ کے دونوں جانب عقب میں وضوخانے اور مسجد سیدنا امام حسینؓ (عیدگاہ وجنازہ گاہ) میں وضوخانہ کے باوجود حاضرین وشرکاء کو بہت ہی انتظار کرنا، لائن بنانی پڑتی ہے۔ بالخصوص جمعہ کے دن فجر اور جمعہ کی نمازوں پر وضو کے لئے بہت دقت ہوتی ہے۔ امسال ملتان مبلغین کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ نئے مدرسہ کی ٹینکی کے مشرق ومغرب میں دیوار کے ساتھ دو نئے وضوخانے تعمیر کر لئے جائیں۔ ٹینکی کے مشرقی جانب تو ٹربائن کا بور، ٹھنڈے پانی کا نظم اور بجلی وغیرہ کے سسٹم کے باعث ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ البتہ ٹینکی کی مغربی جانب وسیع وضوخانہ فوری تعمیر کرایا گیا۔ جس پر دو پائپ لگوائے گئے۔ ہر پائپ کے دونوں طرف گویا دو پائپوں کے دونوں جانب چار لائنوں میں بیٹھ کر ساتھی وضو کر سکیں۔ اس پر تعمیر کا آغاز کیا گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا ظفر اللہ سندھی (مبلغ سندھ)، مولانا محمد حنیف سیال (مبلغ سندھ) نے نگرانی کی۔ یوں مبلغین حضرات کی میٹنگ تک وضوخانہ کا پلیٹ فارم بمعہ سیڑھیوں کے مکمل ہوگیا تھا۔ مبلغین حضرات کے دعوتی دورہ پر جانے کے بعد اس پر ماربل کی لگوائی، پائپوں کی تنصیب، ٹوٹیوں کا کساؤ، پانی کا کنکشن، وال لگوانے کا عمل بھی مکمل ہوگیا۔

اللہ رب العزت کے کرم کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔ کام کی بنیاد اخلاص پر ہو تو کارکنوں کی کمیوں کوتاہیوں کے باوجود حق تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے انجام بخیر فرماتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند، تبلیغی جماعت، جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد اس وقت کی پوری دینی قیادت کے باہمی طویل مشورہ کے بعد عمل میں لائی گئی۔ اب ان اداروں کی ترقی کے عمل کو دیکھیں گے تو آپ کو یہ بات قبول کرنے میں عذر نہ ہوگا۔ جو جماعتیں یا ادارے بغیر تمام دینی قیادت کے مشورہ، یا کسی عمل کے ردعمل میں سرگرم رہیں تو ہزاروں تیز رفتاری کے باوجود ان کا جو اتار چڑھاؤ ہے نتیجہ کے اعتبار سے قابل دید ہے۔ اللہ رب العزت کا لاکھوں لاکھ شکر ہے کہ ہمیشہ ملک کے اہل حق، خانقاہوں کے شب بیدار اولیاء اللہ کی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دعاؤں کا سہارا، شفقتوں وسرپرستی کی سعادت، تعاون وتائید کی موسلا دھار بارش کا اعزاز حاصل رہا۔

اس وقت خانقاہ عالیہ قادریہ، راشدیہ دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا میاں مسعود دین پوری بطول حیاتہ وبقائہ کی شفقتوں کو دیکھیں کہ اپنے جد اعلیٰ خانقاہ دین پور شریف کے بانی حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد ؒ، حضرت ثانی قطب وقت حضرت میاں عبدالہادی ؒ، حضرت ثالث جنید زمانہ حضرت میاں سراج احمد ؒ کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کاموں کے لئے میاں مسعود احمد صاحب متوجہ ہیں۔ جس طرح کسی زمانہ میں حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری ؒ، حضرت مولانا محمد علی مونگیری ؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری ؒ، حضرت مولانا سید محمد انورشاہ کشمیری ؒ، حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد زکریا کاندھلوی ؒ، حضرت حکیم الشاہ اشرف علی تھانوی ؒ، حضرت مولانا سید اسعد مدنی امیر الہند ؒ متوجہ رہے۔

حضرت میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کا عرصہ سے معمول ہے کہ جھنگ، سرگودھا کے اپنے خانقاہی سفر کے دوران جب بھی اس طرف آنا ہو تو آتے ہوئے اور واپسی پر ایک دو روز مدرسہ ختم نبوت میں ضرور قیام فرماتے ہیں۔ مجلس کے ایک ایک کام کی رپورٹ لیتے اور مشوروں سے نوازتے ہیں۔ امسال کانفرنس سے قبل آپ تشریف لائے۔ علالت کے باعث چلنا دشوار تھا تو وہیل چیئر پر نئے مدرسہ کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ نئے وضوخانہ کو دیکھا تو وہاں تشریف لائے۔ وضوخانہ کی ٹوٹیوں کا پانی چلا کر دکھانے کا حکم فرمایا کہ پانی مدخل میں گرتا ہے یا پھر فرش پر چھینٹے تو نہیں پڑتے۔ جگہ کی تنگی کے باوجود ساتھیوں نے ان امور کا بھرپور تعمیر میں خیال رکھا تھا۔ حضرت میاں صاحب نے وضوخانہ چالو کرا کر دیکھا تو بہت خوشی وانبساط ومسرت کا اظہار فرمایا۔ قارئین! یہ وضوخانہ مسجد کے وضو خانہ سے بڑا ہے کہ بیک وقت بانوے (۹۲) نمازیوں کے ایک ساتھ بیٹھ کر اس پر وضو کرنے کی نئی سہولت اس تعمیر سے شرکاء کو حاصل ہوگئی۔ فالحمدللہ! اس کے باوجود پھر بھی خلق خدا کی تشریف آوری پر رش کا عالم یہ تھا کہ بہت سارے شرکاء کو وضو کے لئے خاصی زحمت اٹھانا پڑی۔ بہت سارے دوستوں کو وادی عزیز شریف ویگنوں پر فجر اور جمعہ کے لئے وضو کی خاطر جانا پڑا۔ بعض حضرات کی وضو میں تاخیر کے باعث نماز قضاء ہوگئی۔ ان تمام مشکلات کا ہمیں بڑی شدت سے احساس ہے۔ کوشش ہوگی کہ آئندہ سال اس کے لئے مزید اضافہ سے وضو کے نظم کو اور بہتر کیا

جاسکے۔وما ذالک علی اللہ بعزیز. وھو الموفق وھو علی شئ قدیر!

پنڈال میں سائبان کی تنصیب

امسال کانفرنس کے نظم کو بہتر کرنے کے لئے دوسرا فیصلہ یہ کیا گیا کہ چونکہ مدرسہ کے دونوں اطراف شرق وغرب کی جانب دوسری منزلوں کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے تو دوسری منزل کی دونوں چھتوں کے برابر تاروں کا شرقاً غرباً جال بن دیا جائے۔ درمیان کا رقبہ زیادہ ہے۔اس لئے ان تاروں کے جال کی سپورٹ کے لئے تین پائپوں کے مضبوط پلر کھڑے کردیئے جائیں اوران پر شمالاً جنوباً موٹی اور مضبوط تار لگادی جائے تاکہ شرقاً غرباً تاروں کے جال کو اس سے سپورٹ مل سکے۔ چونکہ یہ بلندی پچیس فٹ بنتی ہے اور رقبہ بھی اتنا زیادہ ہے کہ ان پر سائباں کا پھیلانا مشکل امر تھا۔اس لئے سایہ کی خاطر بننے والے پلاسٹک کے کپڑے کے سبز رنگین تھان فیکٹری سے منگوائے۔ان کی سلائی، سائز کے مطابق کرائی۔ ڈوری باندھنے کے لئے کنکشن دیئے گئے۔ یوں لاکھوں کے خرچہ سے امسال پنڈال پر اونچے سایہ کے لئے یہ اہتمام کیا گیا۔اس سے یہ فائدہ ہوا کہ سائبان بلندی پر ہونے کے باعث ہوا کا گزر باآسانی ہوگیا اور حبس سے بھی بچاؤ ہوا۔ بلندی پر ہونے کے باعث دوسری منزل کے شرکاء بھی باآسانی کانفرنس کو مکمل طور پر آنکھوں کے سامنے سارے مناظر کا نظارہ کرتے رہے۔ یوں دوسری منزل پر مقیم سینکڑوں سے متجاوز تعداد آسانی کے ساتھ کانفرنس کو دیکھنے کے عمل میں شریک رہی۔

پنڈال میں سکرینوں کی تنصیب

اب حضرات علماء کرام نے فیصلہ دیا ہے کہ لائف پروگرام براہ راست کو ریج فوٹو کے حکم میں نہیں۔اس کا ویڈیو بنانا، اسے محفوظ کرکے چلاتے رہنا یہ تو فوٹو کے حکم میں ہے۔ براہ راست لائف پروگرام اس کی گنجائش پر علماء کرام کی آراء آگئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کا بھی اس سلسلہ میں رعایت کا فتویٰ ہے۔ ہمارے لئے تو بالکل مجبوری تھی کہ شمالاً جنوباً ہمارے اجتماع کا پنڈال اتنا دراز ہے کہ آدھے پنڈال کے بعد اجتماع میں شامل شرکاء وحاضرین کو سٹیج پر مقرر کی مکمل شکل نظر ہی نہیں آتی۔اس سے پنڈال کا نصف آخر حصہ اٹھک بیٹھک اور بے قراری کا شکار رہتا ہے۔اس کے لئے تیسرا فیصلہ یہ کیا گیا کہ دو بڑی سکرینوں کا اہتمام کیا گیا۔ایک سکرین تو سٹیج کے عقب میں لگائی گئی۔اس سے سامعین کی پوری حاضری اول سے انتہاء تک پنڈال میں موجود سکرین کے ذریعہ کانفرنس کے سٹیج ومقرر کو مکمل طور پر صاف صاف ملاحظہ کرتی رہی اور باطمینان وسکون پورے منظر کو گویا قریب سے دیکھتی رہی۔اس کا یہ بھی فائدہ ہوا کہ دوسری منزلوں میں رہائش پذیر مہمانان جلسہ کی کارروائی کے وقت دوسری منزل کے برآمدہ میں جمع ہوکر وہاں سے ہی مکمل کارروائی سنتے اور ملاحظہ کرتے رہے۔اس طرح دوسری سکرین قدیم مدرسہ کے صحن میں لگائی گئی۔ قدیم مدرسہ کے صحن اور مسجد کے صحن کے رفقاء پوری کانفرنس ملاحظہ کرتے اور سنتے رہے۔ یوں پوری کارروائی سننے اور دیکھنے کے لئے دوسرا پنڈال قدیم مدرسہ ومسجد کا صحن بنا رہا۔اس سے بھی سامعین کو بہت سہولت رہی۔اس دوسرے پنڈال میں بھی سائبان اور چٹائیوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے امسال چوتھا فیصلہ یہ کیا گیا کہ مدرسہ کے صحن میں دونوں جانب لگے درختوں کی مبالغہ سے چھنگائی کرائی گئی کہ وہ درخت سٹیج کی کارروائی دیکھنے کے لئے رکاوٹ نہ بنیں۔ پھر سائبان تاروں پر بلند لگایا گیا تھا۔ پہلے والا سارا سسٹم سائبانوں کے بانسوں اور برآمدوں کے پلروں کے ساتھ رسے باندھنے کا نہ رہا۔ اس سے نہ صرف پنڈال میں وسعت ہوئی بلکہ یہ سہولت بھی ہوگئی کہ پنڈال میں مکمل دو صفوں کی مزید گنجائش نکل آئی۔ پھر خطبہ و نماز جمعہ کے لئے پنڈال کی بجائے غربی برآمدہ کے درمیانے کمرہ کے دروازہ میں امام صاحب کے لئے مصلّٰی کی جگہ بنائی گئی۔ یوں غربی جانب اوپر نیچے دونوں برآمدوں میں دو دو صفوں کی مزید گنجائش پیدا ہوگئی۔ مجموعی طور پر شمالاً جنوباً پورے پنڈال میں اوپر اور نیچے کی منزلوں کے غربی برآمدہ سمیت پورے اجتماع کے لئے مکمل چھ صفوں کی گنجائش مزید پیدا کی گئی۔ اس کے باوجود پنڈال کے شرکاء نے جنوبی سڑک پر بھی ہزاروں کی تعداد میں نماز جمعہ پڑھی۔ دوسرا جمعہ مسجد کا ہوا تو تب بھی مسجد کا صحن، ہال، برآمدہ اس کی چھت، مدرسہ کا صحن، برآمدہ، کمرے سارا حصہ مکمل طور پر اٹ گیا۔ مین گیٹ تک صفیں تھیں پھر بھی بہت ساری خلق خدا بچ گئی تو مسجد کے صحن کے جنوبی دروازہ کو کھول کر صفوں کا اتصال کیا گیا۔ اس سے کھانے کے شرقی گراؤنڈ کے پلاٹوں کا ایک حصہ بھر گیا۔ آئندہ سال کے لئے مزید نظم کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ بہت ساری خلقت جمعہ کی نماز ادا کرنے سے رہ جاتی ہے۔ یا یہ کہ بہت مشقت سے انہیں گزرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسعتوں سے سرفراز فرمائیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے بدھ صبح کو تمام انتظامات مکمل ہوگئے تھے۔ بدھ صبح نماز پر اتنا اجتماع تھا کہ ہمارے قرب وجوار میں ہونے والے اجتماعات کے کل شرکاء کی اتنی تعداد نہیں ہوتی۔ بدھ دوپہر کو مزید قافلے آنے بھی شروع ہوگئے۔ بدھ دوپہر کو پنڈال میں پرالی بچھائی گئی۔ قریب عصر صفیں بچھادی گئیں۔ رات بھر قافلوں کی آمد کا سلسلہ شروع رہا۔ فالحمد للہ! جمعرات کی صبح کی نماز مسجد میں علیحدہ ہوئی۔ پنڈال میں علیحدہ ہوئی۔ پنڈال کے تین حصہ میں صفیں ہی صفیں تھیں۔ حسب سابق حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ، شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید نے پنڈال میں صبح کی امامت کرائی اور نماز کے بعد آپ کے درس قرآن مجید سے کانفرنس کا آغاز ہوگیا۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے درس قرآن اور دعا کے بعد باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کو ناشتہ کرانے کا نظم تھا۔ ناشتہ کا نظم، دوپہر کا کھانا اور پھر شام کا کھانا۔ مہمانوں کے لئے ناشتہ سے لے کر شام کے کھانے سے فراغت تک مسلسل مہمان بھی آتے رہے اور کھانے کی تقسیم کا عمل بھی جاری رہا۔ بعض دفعہ دسترخوانوں کی صفائی یا دوسری ضروریات کے لئے دس پندرہ منٹ کے وقفے تو ہونے ناگزیر تھے لیکن نظم صبح سے رات گئے تک تقسیم طعام جاری رہا۔ امسال سالن کا نظم تو ٹھیک رہا، البتہ جمعرات شام کو آخری وقت روٹیوں کی پکائی میں کمی وتاخیر ہوئی۔ آئندہ سے تندوروں کو بڑھانے کا نظم ناگزیر ہے۔ حسب سابق ناشتہ کے لئے چنیوٹ، لالیاں، مسلم کالونی جامعہ امدادیہ سے پکی پکائی دیگیں بھی آتی رہیں یوں اتنی بڑی تعداد کو کھانے کے کھلانے کا نظم قائم رہا۔ اس کے باوجود یہاں پر ایک اعلان ضروری ہے۔

ضروری اعلان

ایک تو آئندہ کے لئے تمام ساتھی جائے نماز یا چادر ضرور ہمراہ لائیں۔ جوں ہی نماز بالخصوص جمعہ کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہوں صفوں کے ساتھ ملحقہ ومتصل جہاں جگہ ملے چادر وجائے نماز بچھائی تو نماز پڑھ لی۔ اس کے بغیر باجماعت نماز کی ادائیگی کا نظم کسی طرح قابو میں نہیں آرہا۔ ساتھی فیشن اختیار کرتے ہیں۔ نہ کندھے پر چادر نہ رومال نہ بغل میں جائے نماز اب جماعت کھڑی ہے، جگہ ہے۔ لیکن صف نہیں تو ادھر ادھر بھاگتے، پریشان ہوتے اور نماز کے لئے زحمت سے دوچار ہوتے ہیں۔ ہر سال پلاسٹک کی نئی صفیں منگواتے ہیں۔ صفوں اور دریوں کا سٹاک بھی ہے۔ سب کچھ بچھانے کے باوجود پھر بھی تمام شرکاء کے لئے ہزار کوشش کے بعد نماز کی خاطر صفوں کا ہونا سخت دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ مثلاً مسجد میں نماز کی جماعت کھڑی ہوئی۔ سڑک تک صفیں بن گئیں۔ وضو ہو تو جہاں جگہ ملے کندھے کی چادر، رومال یا جائے نماز بچھائی۔ نماز کی ادائیگی کرلی۔ دوست اس کا خصوصیت سے اہتمام کریں تو آسانی کے ساتھ ہر شخص کی نماز کی ادائیگی کا نظم ہوسکتا ہے۔ وضو کے لئے مزید ہم اہتمام کررہے ہیں۔ ان شاء اللہ!
اسی طرح دوسرا اعلان یہ ہے کہ تمام ساتھی جس طرح تبلیغی اجتماع پر جاتے ہیں تو اپنے اپنے کھانے کا نظم کرتے، اس کا بھی اہتمام اپنے اپنے طور پر ابھی سے کرنا شروع کریں۔ ورنہ ہزار تیاری کے باوجود ہمارے لئے نظم کرنا اتنے بڑے اجتماع کے لئے تمام تر کوششوں کے باوجود مسئلہ بنتا جارہا ہے۔ ہم اس نظم کو مزید در مزید وسعت دیں گے۔ اس کے باوجود ابھی سے ساتھی ضرور اپنے اپنے طور پر بھی کھانے کا نظم کریں۔ ہر ساتھی ہلکی پھلکی تیار شدہ کھانے کی اشیاء ہمراہ لائے، وہ استعمال کی، چائے لی اور فارغ ہوگئے۔ کوئی کوفت نہیں اور قافلے والے حضرات تو اپنی سواریوں پر کھانے کا پورا سامان لاکر اپنے اپنے طور پر نظم بھی کرسکتے ہیں۔ اس کے لئے توجہ کی جائے۔

امسال پشاور کی جماعت کے دوستوں نے چائے کا سٹال لگایا۔ رفقاء نے بھی کوشش کی، تمام کینٹینوں کو مناسب ریٹ پر چائے مہیا کرنے کا فکر کیا تو بہت حد تک نظم ٹھیک رہا۔ یہ باتیں تو محض جوش جنوں میں لکھ دیں ہیں۔ منتظمین کو اپنے نظم میں بہت توسیع کرنی چاہئے۔ شرکاء کو اپنے طور پر کھانے کا نظم کرنا چاہئے۔ دونوں جانب سے ہمت ہوئی تو ان شاء اللہ یہ نظم بھی بہت درست ہوجائے گا۔ قارئین کرام! آیئے اب کانفرنس کی کارروائی، اجلاسوں کی رپورٹ اور مقررین حضرات کے اسماء گرامی پر ایک نظر ہوجائے تو پھر باقی حصہ کو لیں گے۔

پہلا اجلاس ۲۵ راکتوبر بروز جمعرات قبل از دوپہر منعقد ہوا۔

تلاوت ونعت: حافظ مولوی مہتاب احمد (متعلم مدرسہ ختم نبوت)، حافظ نادر شاہ چارسدہ

افتتاحی دعا: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ)

صدارت: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ

مہمانان خصوصی: حضرت مفتی محمد حسن، مولانا محمد عباس، قاری جمیل الرحمن اختر، جناب عنایت اللہ پشاوری، مولانا غلام مرتضی (ڈسکہ)

افتتاحی خطاب: حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی (سرگودھا)

بیان: مولانا سلمان خالد (جامعہ امدادیہ چنیوٹ)، مولانا محمد الطاف (مدرسہ ختم نبوت)، مولانا محمد علی، مولانا محمد فیصل گوہر، مولانا محمد سلیم، مولانا محمد مظہر (شرکاء دورۂ حدیث مدرسہ ختم نبوت)، مولانا محمد راشد مدنی (ٹنڈو آدم)، مولانا غلام حسین (جھنگ)، حضرت مولانا مفتی سعود احمد سومرو (لاڑکانہ)، مولانا مختار احمد (میرپور خاص)، مولانا مفتی محمد دین ٹلی، مولانا محمد خبیب (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا محمد خالد عابد (شیخوپورہ)

آخری بیان: حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب صاحب (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ بیر شریف)

دوسرا اجلاس ۲۵؍اکتوبر بروز جمعرات بعد از ظہر۔

صدارت: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ)

تلاوت: قاری محمد جمال

نعت: مولانا محمد قاسم گجر (لاہور)، حافظ مہتاب احمد، محمد مظہر (چناب نگر)، جناب اسرار (خیبر پختونخواہ)، حافظ محمد شریف مخمن آبادی

مہمانان خصوصی: پیر طریقت حضرت مولانا محب اللہ (لورالائی)، مولانا عبدالعزیز شاہ (سابق ایم.این.اے)، حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، حضرت مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)، حضرت مولانا ذوالفقار احمد دین پوری

بیان: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی شارح مسلم شریف (نوشہرہ)، مولانا جمیل الرحمٰن اختر (لاہور)، جناب حافظ صاحبزادہ مبشر محمود (فیصل آباد)، مولانا محمد ایوب ثاقب (ڈسکہ)، مولانا قاری جمیل احمد بندھانی (سکھر)، مولانا محمد رضوان عزیز (چناب نگر)، مولانا صاحبزادہ محمد اشرف علی (مہتمم تعلیم القرآن راولپنڈی)

تیسرا اجلاس ۲۵؍اکتوبر بروز جمعرات بعد از عصر:

نشست سوالات وجوابات: (مولانا) اللہ وسایا

چوتھا اجلاس ۲۵؍اکتوبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد از مغرب: مجلس ذکر۔

تلاوت: استاذ القراء حضرت قاری احسان اللہ فاروقی (لاہور)

نعت: جناب اعجاز حسین شاہ کاظمی

بیان ومجلس ذکر: حضرت مولانا پیر قاضی ارشد الحسینی (اٹک)

پانچواں اجلاس ۲۵؍اکتوبر بروز جمعرات بعد از عشاء:

صدارت: حضرت مولانا میاں مسعود احمد دین پوری سجادہ نشین خانقاہ عالیہ دین پور شریف

مہمانان خصوصی: حضرت مولانا صاجزادہ عزیز احمد، حضرت صاجزادہ خلیل احمد، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ (کراچی)، حضرت مولانا مفتی خالد محمود (اقراء کراچی)، حضرت مولانا قاری فیض اللہ (چترال)، شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور (کہروڑپکا)، حضرت مولانا عبدالمجید (چوک سرور شہید)، حضرت مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب، حضرت مولانا صاجزادہ عبدالقدوس (چکوال)، حضرت مولانا صاجزادہ عبدالشکور نقشبندی (راولپنڈی)، حضرت مولانا مفتی محمد معاذ (چکوال)، حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود (سرگودھا)، حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی (ملتان)، حضرت مفتی محمد حسن (لاہور)، حضرت مولانا مفتی شاہد مسعود (سرگودھا)، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی (سرگودھا)، حضرت مولانا فضل محمد (کراچی)، پیر طریقت مولانا سید جاوید حسین شاہ (فیصل آباد)، حضرت مولانا مفتی محمد عمران (دیر)، حضرت مولانا جمیل الرحمٰن درخواستی (خانپور)، حضرت مولانا قاضی مشتاق الرحمٰن (راولپنڈی)، حضرت مولانا عبدالرؤف (شیخ الحدیث اسلام آباد)، حضرت قاری عبدالرحمٰن (راولپنڈی)، حضرت مولانا ظہور احمد علوی (اسلام آباد)

تلاوت: قاری محمد عثمان مالکی (ساہیوال)

نعت: حافظ محمد شریف تخمین آبادی، جناب صوفی محمد جعفر، رانا محمد عثمان قصوری، مولانا محمد قاسم گجر، جناب طاہر بلال چشتی، مولانا سلمان یٰسین، مولانا شاہد عمران عارفی، سید سلمان گیلانی

بیان: حضرت میاں محمد اجمل قادری (لاہور)، حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی (راولپنڈی)، حضرت مولانا راشد محمود سومرو (لاڑکانہ)، حضرت مولانا بشیر احمد شاد (چشتیاں)، حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (ساہیوال)، جناب سید کفیل بخاری (ملتان)، حضرت مولانا صاجزادہ حامد الحق (اکوڑہ خٹک)، حضرت مولانا محمد امجد خان (لاہور)، جناب عبداللہ حمید گل (اسلام آباد)، حضرت مولانا عبدالشکور رضوی، جناب حضرت پروفیسر مولانا ساجد میر (لاہور)، حضرت مولانا سید محمد اویس نورانی شاہ (کراچی)

آخری خطاب: حضرت مولانا فضل الرحمٰن (صدر متحدہ مجلس عمل پاکستان)

دعا: حضرت مولانا فضل الرحمٰن درخواستی

رات گئے کانفرنس کا یہ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

چھٹا اجلاس: ۲۶/اکتوبر ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد از نماز فجر: درس قرآن مجید

درس قرآن: حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب (شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا)

ساتواں اجلاس: ۲۶/اکتوبر ۲۰۱۸ء بروز جمعہ صبح ۹ بجے منعقد ہوا۔

صدارت: مولانا قاضی ہارون الرشید (راولپنڈی)
تلاوت: مولانا محمد قاسم رحمانی (بہاول نگر)
نعت: قاری شفیق الرحمن حسانی (جھنگ)، عبدالواحد جتوئی (سندھ)، جناب فضل امین (چارسدہ)، مولانا زاہد علی معاویہ (چنیوٹ)، جناب فیصل بلال حسان (گوجرانوالہ)
بیان: مولانا عبدالرزاق مجاہد (اوکاڑہ)، مولانا عبدالحکیم نعمانی (ساہیوال)، حضرت مولانا مفتی محمد احمد (کوئٹہ)، حضرت مولانا محمد عارف شامی (گوجرانوالہ)، حضرت مولانا توصیف احمد (حیدرآباد)، مولانا محمد اویس (کوئٹہ)، حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی (بنوں)، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی (سرگودھا)، مولانا ضیاء الدین آزاد (ماموں کانجن)، جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی (بھکر)، مولانا تجمل حسین (نواب شاہ)، حضرت مولانا حماداللہ درخواستی (خان پور)، حضرت مولانا محمد راشد مدنی (رحیم یارخان)، حضرت مولانا فضل محمد (استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی)، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی (پشاور)
اذان جمعہ خطبہ جمعہ وامامت جمعہ حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد (خانقاہ سراجیہ)

آٹھواں اختتامی اجلاس

صدارت: حضرت پیر طریقت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مہمانان خصوصی: حضرت مولانا قاری محمد یٰسین (فیصل آباد)، حضرت مولانا منیر احمد منور (کہروڑپکا)، حضرت مولانا عبدالمجید (چوک سرور شہید)، حضرت مولانا محب النبی (علی پور)، حضرت مولانا سید محمود میاں (لاہور)، حضرت مولانا انیس احمد مظاہری (لاہور)
تلاوت ونعت: مولانا محمد رضوان (کراچی) محمد اسامہ اجمل، سید محمد سلمان گیلانی
قراردادیں: مولانا محمد راشد مدنی (رحیم یارخان)
بیان: حضرت مولانا عزیزالرحمن ثانی (لاہور)، حضرت پیر طریقت حافظ ناصرالدین صاحب خاکوانی، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن (سرگودھا)، حضرت مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (صدر ملی یکجہتی کونسل آف پاکستان)
اختتامی بیان ودعا: پیر طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی (جھنگ)

یوں اللہ رب العزت کے فضل واحسان، کرم ورحمت سے جمعرات صبح نماز فجر سے شروع ہوکر جمعہ عصر کی نماز پر کانفرنس کا بخیروخوبی اختتام ہوا۔ فللحمد للہ علیٰ ذالک!

کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری

حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

(۱)تخصص فی علوم ختم نبوت

گزشتہ کانفرنس ۲۰۱۷ء پر ختم نبوت کے عنوان پر تخصص کرنے والے سال سوم کے ساتھیوں کی دستار بندی کی گئی تھی جن کی فہرست ماہنامہ لولاک کے شمارہ ربیع الاوّل ۱۴۳۹ھ ص ۴۳ پر شائع ہوئی۔ ان کی سال اوّل سے سال سوم کے اختتام تک کل تعداد ساٹھ تھی۔ اب ختم نبوت کانفرنس ۲۰۱۸ء میں جمعہ کے روز قبل از جمعہ ۲۶/اکتوبر ۲۰۱۸ء کو سال چہارم کے جن ساتھیوں کی دستار بندی کرائی گئی ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مسلسل	نمبرشمار	اسمائے گرامی	ولدیت	ضلع
۶۱	۱	مولوی محمد اقبال	قاری رب نواز	مظفر گڑھ
۶۲	۲	مولوی شاہ نواز	پائندی خان	کشمور
۶۳	۳	مولوی ظہیر الدین	گلزار احمد نثار	نیلم
۶۴	۴	مولوی سیار محمد حقانی	امیر محمد	مردان
۶۵	۵	مولوی آصف اللہ حقانی	محمد شیر	چارسدہ
۶۶	۶	مولوی حسین الرحمٰن حقانی	ثمر گل	صوابی
۶۷	۷	مولوی ارشاد اللہ	فضل الرحمٰن	لکی مروت
۶۸	۸	مولوی شاہ نواز	علی نواز	ٹنڈو محمد خان
۶۹	۹	مولوی محمد زبیر احمد	ناتھو	بدین
۷۰	۱۰	مولوی محمد عمر حقانی	حاجی شیر علی	ژوب
۷۱	۱۱	مولوی عبدالرزاق	بخت زادہ	بونیر
۷۲	۱۲	مولوی نور اللہ	عبدالرحیم	ہرنائی بلوچستان
۷۳	۱۳	مولوی ہدایت اللہ	سعد اللہ	بونیر
۷۴	۱۴	مولوی محمد عمیر احمد	ساوَن خان	ڈیرہ اسماعیل خان
۷۵	۱۵	مولوی ابوبکر صدیق	لیاقت علی	بہاول نگر
۷۶	۱۶	مولوی سلیم	ممتاز	سوات
۷۷	۱۷	مولوی محمد ابرار خادم	خادم حسین	بہاول نگر

(۲)شعبہ تخصص فی الافتاء کی دستار بندی

سال ۳۹-۱۴۳۸ھ سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں تخصص فی الافتاء کا آغاز کیا گیا۔ تخصص فی الافتاء کے سال اوّل ۳۹-۱۴۳۸ھ میں فارغ ہونے والے مفتیان کرام کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ جن کی ۲۶/اکتوبر بروز جمعہ قبل از جمعہ کے اجلاس میں علماء ومشائخ نے دستار بندی فرمائی۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مسلسل	نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	ضلع
۱	۱	مولوی عمیر احسن	محمد یاسین	فیصل آباد
۲	۲	مولوی سیف الرحمن	حاجی احمد شیر	چنیوٹ
۳	۳	مولوی محمد امین	محمد اقبال	چنیوٹ
۴	۴	مولوی محمد امیر حمزہ	محمد مبین	فیصل آباد
۵	۵	مولوی علی معاویہ	عبدالمجید	کراچی
۶	۶	مولوی محمد وقار سرور	محمد سرور	پاکپتن
۷	۷	مولوی ضیاء الرحمن	لقمان خان	شمالی وزیرستان
۸	۸	مولوی نائب شاہ	سلطان شاہ	ہرنائی بلوچستان
۹	۹	مولوی محمد شعیب	محمد ناصر	چنیوٹ

(۳) دورۂ حدیث شریف

مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز شوال ۱۴۳۷ھ میں کیا گیا۔ دورۂ حدیث شریف سال اوّل ۳۸-۱۴۳۷ھ میں فارغ التحصیل ہونے والے علماء کرام کی فہرست یہ ہے:

مسلسل	نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	ضلع
۱	۱	مولوی محمد حبیب اللہ	محمد عبداللہ معاویہ	فیصل آباد
۲	۲	مولوی سیف الرحمن	حاجی احمد شیر	چنیوٹ
۳	۳	مولوی محمد یار	شاہ محمد	چنیوٹ
۴	۴	مولوی محمد ساجد	محمد ابراہیم	رحیم یار خان
۵	۵	مولوی محمد نوید	محمد اسلم	سرگودھا
۶	۶	مولوی شاہد عمران	فلک شیر	چنیوٹ
۷	۷	مولوی محمد عمر فاروق	غلام محمد	چنیوٹ
۸	۸	مولوی محمد شعیب	محمد ناصر	چنیوٹ
۹	۹	مولوی محمد ندیم	فیض محمد	تونسہ
۱۰	۱۰	مولوی محمد عاقب جاوید	حاجی محمد طفیل	لودھراں
۱۱	۱۱	مولوی شیر عالم	شیر خان	چنیوٹ
۱۲	۱۲	محمد امین	محمد اقبال	چنیوٹ

دورۂ حدیث شریف سال دوم ۳۹-۱۴۳۸ھ میں فارغ ہونے والے سولہ حضرات علماء کرام تھے جن کی

۳۷ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر پر ۲۶؍اکتوبر ۲۰۱۸ء بروز جمعہ قبل از جمعہ کے اجلاس میں دستار بندی کرائی گئی۔ان حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مسلسل	نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	ضلع
۱۳	۱	مولوی محمد وقاص	حاجی منیر احمد	بہاول پور
۱۴	۲	مولوی عبدالرحیم	شیر محمد	چنیوٹ
۱۵	۳	مولوی محمد مدثر	عمر حیات	چنیوٹ
۱۶	۴	مولوی عبدالرحمٰن	میر اسلم خان	وزیرستان
۱۷	۵	مولوی محمد بلال	حاجی حضرت خان	وزیرستان
۱۸	۶	مولوی محمد عبداللہ	عبدالستار	جھنگ
۱۹	۷	مولوی حافظ ظفر اللہ سندھی	نواب خان	حیدر آباد
۲۰	۸	مولوی شفیق الرحمٰن	حاجی سیف الرحمٰن	لودھراں
۲۱	۹	مولوی محمد طلحہ	حضور بخش	مظفر گڑھ
۲۲	۱۰	مولوی حبیب اللہ	محمد رمضان	مظفر گڑھ
۲۳	۱۱	مولوی عظمت علی	منظور حسین	چنیوٹ
۲۴	۱۲	مولوی محمد بلال	انعام الٰہی	چنیوٹ
۲۵	۱۳	مولوی زاہد علی	محمد اسلم	چنیوٹ
۲۶	۱۴	مولوی امیر حمزہ	مفتی عبداللہ	خیر پور میرس
۲۷	۱۵	مولوی محمد اسحاق	حاجی غلام رسول	مظفر گڑھ
۲۸	۱۶	مولوی محمد سرفراز	حاجی شیر محمد	چنیوٹ

(۴) تحفیظ القرآن کے فارغ التحصیل حفاظ کرام کی دستار بندی

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے درجہ حفظ سے فارغ ہونے والے حفاظ کرام کی ۲۰۰۱ء سے ۲۰۱۷ء کی تعداد ۲۸۱ ہے جن کی فہرست لولاک ربیع الاوّل ۱۴۳۹ھ کے ص ۴۴،۴۵ پر شائع ہو چکی ہے۔امسال تعلیمی سال ۳۹-۱۴۳۸ھ میں حفظ کے شعبہ سے مدرسہ ختم نبوت کے ۲۵ طلباء تھے جنہوں نے حفظ مکمل کیا۔ان کی دستار بندی ۲۶؍اکتوبر جمعہ کو ۳۷ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر کی گئی۔ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مسلسل	نمبر شمار	اسمائے گرامی	ولدیت	ضلع
۲۸۲	۱	حافظ محمد علی	محمد عظیم	چنیوٹ
۲۸۳	۲	حافظ عبدالوہاب	محمد مبین	وہاڑی

۲۸۴	۳	حافظ زر محمد خان	نور محمد خان	چنیوٹ
۲۸۵	۴	حافظ سیف الرحمٰن	نور الحسن	چنیوٹ
۲۸۶	۵	حافظ ابراہیم	میر اسلم خان	جنوبی وزیرستان
۲۸۷	۶	حافظ شعیب امتیاز	امتیاز احمد	بہاول نگر
۲۸۸	۷	حافظ ابوبکر صدیق	محمد انعام	بہاول نگر
۲۸۹	۸	حافظ محمد عثمان	اللہ بخش	چنیوٹ
۲۹۰	۹	حافظ سلیم	محمد نواز	چنیوٹ
۲۹۱	۱۰	حافظ صداقت علی	خضر حیات	چنیوٹ
۲۹۲	۱۱	حافظ قدیر شاہ	منان شاہ	ہرنائی
۲۹۳	۱۲	حافظ عامر خان	نور محمد خان	چنیوٹ
۲۹۴	۱۳	حافظ ثمر عباس	جعفر علی	چنیوٹ
۲۹۵	۱۴	حافظ عمر حیات	محمد حیات	چنیوٹ
۲۹۶	۱۵	حافظ محمد اشفاق	غلام مرتضیٰ	چنیوٹ
۲۹۷	۱۶	حافظ محمد انور خان	حاجی جہانداد	زیارت
۲۹۸	۱۷	حافظ محمد سعید	منصب علی	چنیوٹ
۲۹۹	۱۸	حافظ طالب حسین	بشیر احمد	چنیوٹ
۳۰۰	۱۹	حافظ سعد اللہ ظفر	ظفر عباس	چنیوٹ
۳۰۱	۲۰	حافظ مبشر عباس	سلطان علی	چنیوٹ
۳۰۲	۲۱	حافظ محمد دلشاد	عبداللطیف	بہاول پور
۳۰۳	۲۲	حافظ محمد شعیب	جاوید اقبال	چنیوٹ
۳۰۴	۲۳	حافظ غلام نبی	اللہ بخش	چنیوٹ
۳۰۵	۲۴	حافظ محمد خزیمہ	مولانا محمد احمد	بہاول پور
۳۰۶	۲۵	حافظ محمد اسامہ	محمد حنیف	سرگودھا

۳۷ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی منظور شدہ قراردادیں

۞...... ’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ’’۳۷ ویں آل پاکستان دوروزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس‘‘ چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعوین و مندوبین اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

- ...... گذشتہ دنوں چنیوٹ انتظامیہ کی طرف سے چناب نگر میں ناجائز تجاوزات آپریشن کی آڑ میں صرف مسلمان ریڑھی بانوں کے خلاف کارروائی قابل مذمت ہے۔اس سے چناب نگر کے غریب ریڑھی بانوں کے روزگار کو چھیننے کی قادیانی سازش ہے۔انتظامیہ قادیانیت نوازی سے باز رہے۔
- ...... یہ اجتماع لمز یونیورسٹی لاہور کے طلباء کی چناب نگر میں پراسرار آمد کو نوجوان نسل کے ایمان پر ڈاکہ زنی اور بدترین قادیانیت نوازی سے تعبیر کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری ونجی تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔
- ...... آسیہ ملعونہ کو عدالت کے ذریعہ رہا کرانے کے لئے اندرونی و بیرونی طور پر لاوہ پک رہا ہے۔یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ انصاف کو قتل نہ کیا جائے۔انصاف کے مطابق وہ اہانت رسول کی مرتکب ہے۔آئین میں طے شدہ سزا کے مطابق اسے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔اس کو ناجائز ذرائع سے رعائت دینا ملک و اسلام کے خلاف خطرناک کھیل ہوگا۔جسے اسلامیان وطن کبھی برداشت نہیں کریں گے۔
- ...... حال ہی میں تحفظ ناموس رسالت قانون کو غیر مؤثر کرنے کی کوشش کی گئی،جس کی واپسی کا اعلان تو کیا گیا،لیکن تاحال سینٹ کے فلور سے واپسی کا اعلان نہیں ہوا۔یہ اجتماع حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فی الفور سینٹ کے فلور سے واپسی کا اعلان کیا جائے۔
- ...... فوج کا ماٹو جہاد ہے جبکہ قادیانی جہاد اسلامی کے منکر ہیں۔لہٰذا آئندہ انہیں فوج میں کمیشن نہ دیا جائے۔
- ...... ملک بھر کے تمام سول اور فوج کے محکموں سے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔
- ...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا کا اجراء اور نفاذ کیا جائے،اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف بھی تحویل میں لیا جائے۔
- ...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنا عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے۔جو سٹیٹ انڈر سٹیٹ کے مترادف ہے۔لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔
- ...... ملک بھر کی عسکری تنظیموں پر پابندی ہے لیکن قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھٹی دی جاچکی ہے۔دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔
- ...... کانفرنس کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو بلا استثناء مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔
- ...... عدلیہ کے فیصلے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کے ارشادات کی روشنی میں گوہر شاہی ایک گستاخ رسول تھا۔اس کو سزا ہوئی اور اس کی جماعت انجمن سرفروشان اسلام اور مہدی فاؤنڈیشن اس کے باطل نظریات کو چلا کر ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ان پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔"

امسال ۳۷ ویں سالانہ کانفرنس میں چھ نئے مقررین حضرات تھے۔(۱) حضرت مولانا پروفیسر ساجد میر (لاہور)، (۲) حضرت مولانا شاہ محمد اویس نورانی (کراچی)، (۳) مکرم جناب عبداللہ حمید گل (اسلام آباد)، (۴) حضرت مولانا راشد محمود سومرو (لاڑکانہ)، (۵) حضرت مولانا حماد اللہ درخواستی (خان پور)، (۶) حضرت مولانا فضل محمد (استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

کانفرنس اللہ رب العزت کے فضل وکرم، احسان ورحمت سے ہر طرح کامیاب ترین کانفرنس تھی۔ سب حمد وثناء، قلبی ولسانی ذکر اس ذات باری تعالیٰ کے لئے جس نے عقیدۂ ختم نبوت کی ترویج واشاعت کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کو سب سے زیادہ قبولیت وکامرانی سے نوازا۔ فللحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ!

رزڑ ضلع صوابی میں ختم نبوت چوک کی روئیداد

ضلع صوابی تحصیل رزڑ کے مرکزی مقام شیوہ اڈہ چوک میں کچھ عرصہ ختم نبوت کا بورڈ عین چوک میں لگا رہا۔ لیکن بعد میں نامعلوم وجوہ کی بناء پر مذکورہ بورڈ وہاں سے غائب ہوگیا۔ جس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل رزڑ کے ذمہ داران نے فیصلہ کیا کہ اس چوک کا نام حسب قانون ختم نبوت چوک رکھنے کے لئے حکومتی اداروں سے اجازت لی جائے اور تکمیل قانونی تقاضے پورے کئے جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے یونین کونسل چکنودہ کے امیر مولوی غنی سید اور مولوی شفیع اللہ نے ضلعی قیادت کی نگرانی میں ایک سال تک شب وروز اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ سب سے پہلے شیوہ اڈہ چوک کا نام ختم نبوت چوک رکھنے کے لئے کرنل شیر کلے یونین کونسل سے اجازت لی گئی۔ اگلے مرحلے میں تحصیل رزڑ اور ضلع صوابی کی انتظامیہ سے قانونی کارروائی مکمل کر کے اجازت حاصل کی گئی۔ آخری مرحلے کے طور پر خیبر پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی سے بھی مذکورہ چوک کا نام تبدیل کرنے کی اجازت حاصل کی گئی۔ یوں ختم نبوت کے پروانوں کی شبانہ روز کاوشیں رنگ لائیں اور شیوہ اڈہ چوک کا نام سرکاری دستاویزات میں ختم نبوت چوک منظور کرلیا گیا۔ ان کوششوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی کارکنان کو تحصیل اور ضلع کے تنظیمی اکابرین خاص کر ضلعی ناظم مفتی عابد وہاب اور پیر طریقت مولانا اعزاز الحق کی مکمل پشت پناہی حاصل رہی۔ شیوہ اڈہ چوک کا نام ختم نبوت چوک رکھنے کی باقاعدہ تقریب افتتاح ۲۳ رستمبر بروز اتوار شیوہ اڈہ چوک میں منعقد کی گئی۔ جس میں پیر طریقت، مولانا اعزاز الحق، مفتی عابد وہاب، مولانا عطاء الحق درویش، مولانا نعیم اللہ، مولانا قاری مشتاق، مولانا فیضان الحق اور راقم الحروف کے علاوہ ختم نبوت کے پروانوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ موجودہ حالات میں ختم نبوت کے منکرین پاکستان کے آئین میں ترامیم اور ختم نبوت سے متعلقہ قوانین ختم کرنے کی سازشوں میں لگے ہوئے۔ اس تناظر میں اس کو محض نام کی تبدیلی نہیں سمجھا جاسکتا۔ بلکہ یہ ایک مزاحمت کا استعارہ ہے کہ ختم نبوت کے پروانے سو نہیں رہے، جاگ رہے ہیں۔ اللہ جل شانہ سے دعا گو ہوں کہ وہ اسی طرح ہر بڑے، چھوٹے محاذ پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (محمد عادل نسیم فیضی)

فضیلت علم واہل علم

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، رحمت عالم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں۔ فرمایا: ''جو شخص طلب علم کے زمانہ میں فوت ہوگیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے درمیان اور اللہ کے نبیوں کے درمیان نبوت کے درجہ کا فرق ہوگا۔ (المعجم الاوسط ج۹ ص ۱۷۳، القاہرہ)

اسلام اہل علم کو خصوصی اہمیت دیتا ہے اور علماء کو غیر علماء پر خاص فضیلت دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ''فرما دیجئے کیا علم والے اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں۔''

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے علم حاصل کیا تو ''افقہ الناس'' بن گئے۔ حضرت ابی ابن کعبؓ نے علم قرآن حاصل کیا تو ''اقراء الناس'' بن گئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے علم تفسیر حاصل کیا تو ''امام المفسرین'' بن گئے۔ حضرت امام ابوحنیفہ نے علوم نبوی حاصل کئے تو ''امام المجتہدین'' اور ''امام اعظم'' بن گئے۔ امام ابویوسف نے فقہ میں مہارت حاصل کی تو ''قاضی القضاۃ'' (چیف جسٹس) بن گئے۔ امام بخاری ؒ نے علوم حدیث حاصل کئے تو ''امام المحدثین'' بن گئے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی ؒ نے علم حاصل کیا تو ''فقیہ الامت'' بن گئے۔ مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ نے علوم میں مہارت حاصل کی تو ''شیخ العرب والعجم'' بن گئے۔ مولانا اشرف علی تھانوی ؒ نے علوم الٰہی میں غوطہ زنی کی تو ''حکیم الامت'' بن گئے۔ علامہ انور شاہ کشمیری ؒ نے علم حدیث میں غور وخوض کیا تو ''امام العصر'' بن گئے۔ بشرطیکہ علوم کی تحصیل اللہ پاک کی رضا، خشیت الٰہی کے لئے ہو۔ حصول دنیا کے لئے نہ ہو۔ ارشاد نبوی کا مفہوم ہے:

☆...... علم حاصل کرو اللہ کی رضا کے لئے خشیت خداوندی کا ذریعہ ہے۔ ☆...... علم کی طلب عبادت خداوندی ہے۔ ☆...... علم کا مذاکرہ تسبیح ہے۔ ☆...... علم کی تلاش جہاد سے کم نہیں۔ ☆...... بے علم کو علم سکھانا صدقہ ہے۔ ☆...... مستحقین میں علم کی نشر واشاعت کرنا تقرب خداوندی کا سبب ہے۔ ☆...... علم حلال وحرام کو واضح کرتا ہے۔ ☆...... علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ اس علم سے مراد دنیاوی علم علوم نہیں وہ تو فنون ہیں اور روزی کمانے کا ذریعہ ہیں۔ علم حاصل کرنا جسے فرض بتلایا گیا ہے۔ وہ کم از کم حلال وحرام میں تمیز ہے:

سعادت سیادت عبادت ہے علم	بصیرت ہے دولت ہے طاقت ہے علم
بلاشبہ وہ علم کی دولت سے ہے خالی	کہنے کو بشر ہے بشریت سے خالی
لازم ہے کہ علم کے ساتھ عمل میں	سرسبز جو اشجار ہیں وہ رکھتے ہیں پھل بھی

مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنا ...... حدیث کی روشنی میں

مولانا عبدالرؤف سکھروی

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی رو سے سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ان سب میں باہم الفت ومحبت، اتفاق واتحاد ناگزیر ہے۔ لیکن مشاہدہ اس کے بالکل خلاف ہے۔ آپس میں نہ محبت ہے نہ اتفاق ہے۔ بلکہ اس کی جگہ نفرت، دشمنی اور افتراق ہی افتراق ہے۔ جس کی اصل وجہ خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنا ہے اور ان کے حکموں پر نہ چلنا ہے اور یہ ایسی خطرناک بات ہے کہ اس کی بناء پر گھر گھر میں جھگڑا فساد، نااتفاقی اور بغض وحسد عام ہے۔ ماں باپ، اولاد، میاں بیوی، بہن بھائی اور دیگر عزیز واقارب ایک دوسرے کے دشمن ہورہے ہیں۔ اس کے علاوہ طرح طرح کی بیماریوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔ سکھ چین، اطمینان اور راحت کا نام ونشان نہیں ہے۔ زندگی وبال جان ہورہی ہے۔ اسباب راحت سب موجود ہیں۔ لیکن راحت وعافیت کوسوں دور ہے۔ وجہ یہ ہے کہ لوگ اسباب راحت میں راحت تلاش کرتے ہیں۔ حالانکہ اسباب میں راحت نہیں۔ راحت تو اللہ کی جانب سے اس کی مکمل فرمانبرداری کرنے پر ملا کرتی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ایک دوسرے کے ساتھ سلوک وہمدردی، ایثار وقربانی اور بوقت ضرورت ایک دوسرے کے کام آنے کی بہت ترغیب دی ہے۔ اس کے بڑے فضائل اور اجر وثواب بیان فرمائے ہیں۔ افسوس! آج ہمارے معاشرہ میں ایک دوسرے کے کام آنے اور مدد کرنے کا جذبہ بالکل ختم ہورہا ہے۔ تکلیف، دکھ درد، بیماری، مصیبت، تنگی اور بدحالی کے وقت قریبی عزیز بھی ایک دوسرے سے آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ حقیقی بہن بھائی تک ایک دوسرے سے گریز کرنے لگتے ہیں۔ اگر کوئی کسی کے کام آتا بھی ہے تو اپنی بیشار اغراض مدنظر رکھتے ہوئے کام آتا ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی نیت سے بہت ہی کم لوگ ایک دوسرے سے ہمدردی کرتے ہیں۔ ہم اس سلسلہ کی چند احادیث نبوی پیش کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمارے اندر ایثار وقربانی کا جذبہ پھر سے کارفرما ہو اور خلوص کے ساتھ ایک دوسرے کے کام آئیں۔

☆ ...... ’’حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان گھرانہ کی مدد کر کے ان کے دکھ درد اور تکلیف ومصیبت کو دور کر کے انہیں خوش کردے تو اللہ جل شانہ اس شخص کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گے۔‘‘ (طبرانی)

☆ ...... ’’حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص

اپنے مسلمان بھائی سے اس کی پسندیدہ اور مرغوب چیز کے ساتھ اس کا دل خوش کرنے کی غرض سے ملے تو حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن ایسے شخص کو خوش فرمادیں گے۔'' (طبرانی)

☆...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رحمت دو عالم ﷺ نے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی حاجت اور ضرورت سے اس کے ہمراہ جائے تو حق تعالیٰ شانہ ایسے شخص کو ہر قدم کے بدلہ ستر نیکیاں عطا فرمائے گا اور ستر گناہ معاف فرمائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اسی جگہ واپس لوٹ آئے جہاں سے وہ چلا تھا۔ پھر اگر اس مسلمان بھائی کی ضرورت اسی کے ذریعہ پوری ہوگئی تو وہ شخص اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے اور اگر اسی دوران اس کا انتقال ہو جائے تو بغیر کسی حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔'' (ابن ابی الدینا)

عمرکوٹ روجھان ضلع ڈیرہ غازی خان میں آٹھ افراد کا قبول اسلام

بستی پنجاب عمرکوٹ تحصیل روجھان ضلع ڈیرہ غازی خان میں ۷/افراد قادیانیت سے تائب ہوکر ڈیرہ غازی خان کے امیر مولانا جلیل الرحمن صدیقی اور مولانا قاری محمد افضل ندیم کے ہاتھ پر کلمہ پڑھتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اسلام میں داخل ہونے والوں میں:

۱......محمد ارشاد نسیم، ۲......مولانا فہیم نسیم، ۳......معراج مائی بیوہ محمد نسیم، ۴......ناصر احمد ولد نصر اللہ، ۵......نادر احمد ولد نصر اللہ، ۶......طاہر احمد ولد نصر اللہ، ۷......شہلا بی بی ولد نصر اللہ شامل ہیں۔

دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد تمام لوگوں نے تحریری بیان حلفی بھی دیا جس میں انہوں نے لکھا کہ ہم نے بغیر کسی دباؤ کے اپنی مرضی سے مذہب اسلام کو پسند کیا ہے اور اس تحریر میں ہم نے کوئی غلط بیانی نہ کی ہے۔ اس بیان حلفی پر گواہان قاری محمد افضل ندیم، حافظ نیک احمد، حافظ امجد، سید محمد آصف شاہ، اشفاق احمد شفقت، اعجاز احمد اور حفیظ الرحمن کی تصدیق و دستخط موجود ہیں۔

۸......جبکہ ایک نوجوان عرفات قادر ولد قادر بخش جو کہ مسلمان ہوتے ہوئے قادیانی لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں اسلام اور اہل اسلام کے متفقہ عقیدہ، عقیدۂ ختم نبوت سے دور ہوگیا تھا۔ ضلع ڈی جی خان کے متحرک اور فعال رہنماؤں اور کارکنان کی بدولت قادیانیت سے توبہ تائب ہوکر دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ بعد ازاں نومسلم نے کہا کہ علماء کرام اور دوست احباب کا شکر گزار ہوں کہ جن کی محنتوں کے نتیجہ میں حلقہ بگوش اسلام ہوا ہوں۔ جن میں مولانا جلیل الرحمن صدیقی، ناصر علی، ایڈووکیٹ نصر اللہ قریشی، عباد اللہ انجم اور سید آصف حسین شاہ و دیگر احباب شامل ہیں۔ ان تمام نومسلم کو مولانا عبدالعزیز لاشاری، قاری جلیل الرحمن صدیقی، مولانا محمد اقبال سمیت دیگر علماء کرام، عزیز و اقارب اور دوست احباب نے مبارک باد پیش کی اور ان کے لئے استقامت فی الدین کی دعا کی۔

مشترکہ اعلامیہ ...... آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت ﷺ کانفرنس

۱۴؍نومبر ۲۰۱۸ء، منصورہ لاہور

ادارہ

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس میں شامل تمام دینی وقومی جماعتوں کے قائدین تنظیمات مدارس اور مختلف طبقات زندگی کے نمائندگان اور نامور علمائے کرام ومشائخ عظام، موجودہ حکومت کے غیر ملکی ایجنڈے پر عمل درآمد کرتے ہوئے اساس پاکستان کے منافی غیر اسلامی اقدامات کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست کے ماڈل کو اپنا ہدف اور منزل قرار دینے کے بعد حکومت وہ تمام اقدامات کر رہی ہے جو اسلامیان پاکستان اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی دل آزاری اور دشمنان اسلام کی خوشنودی کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ ایسے عالم میں کہ یورپین یونین کی عدالت کے مسیحی ججوں نے فیصلہ دیا ہے کہ آزادیٔ اظہار کی آڑ میں توہین رسالت کی قطعاً اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ کے مسلمان ججوں نے چند کمزور بنیادوں پر اہانت رسول ﷺ کی مجرمہ کی برأت کا فیصلہ دیا ہے۔ جس سے مسلمانان پاکستان کے دل دکھی اور زخمی ہیں۔ عالمی دباؤ کی بدترین مثال یہ ہے کہ یورپین یونین کی ویب سائٹ پر اس فیصلہ سے بہت پہلے یہ موجود تھا کہ پاکستان کے ساتھ تجارتی معاہدے آسیہ کیس کے فیصلہ کے ساتھ مشروط ہوں گے۔ فیصلہ کے بعد امریکہ، برطانیہ، یورپین یونین وغیرہ کی طرف سے جس طرح اس فیصلہ کا والہانہ اور فوری خیر مقدم کیا گیا ہے، اس ہی سے واضح ہے کہ جمہوریت کے یہ نام نہاد دعوے دار ممالک اور عالمی ادارے اسلام دشمنی میں ہر حد پار کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی دل آزاری اور ان کے زخموں پر نمک پاشی کی یہ بدترین مثال ہے کہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۲۹ء کو عاشق رسول غازی علم الدین شہید کو سزائے موت دی گئی تھی۔ جب کہ اہانت رسول کی مجرمہ کی رہائی کے لئے دانستہ ۳۱؍اکتوبر کی ہی تاریخ منتخب کی گئی۔ سپریم کورٹ کے فیصلہ میں ناموس رسالت ﷺ کے قوانین کو یکسر نظر انداز کر کے کمزور وجوہات کو اہمیت دی گئی ہے۔ گویا کہ عالمی دباؤ پر اور مغربی قوتوں کو خوش کرنے کے لئے کمزور وجوہات تلاش کی گئی ہیں۔ اجلاس عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے فوری ردعمل کے طور پر سڑکوں پر نکل آنے اور متحدہ مجلس عمل ودیگر جماعتوں کی طرف سے ملین مارچ اور ناموس رسالت ریلیوں کی تحسین کرتا ہے۔ عوام کی طرف سے یہ ردعمل عشق رسالت ﷺ کے جذبے کی ایک قابل قدر مثال ہے۔

✿...... اجلاس وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے عاشقان مصطفیٰ ﷺ کو ایک مختصر ٹولہ کہہ کر تضحیک اڑانے کی مذمت کرتا ہے اور وزیر اعظم پر واضح کرتا ہے کہ پاکستان کا بچہ بچہ عشق رسالت ﷺ پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہے اور وہ ریاستی طاقت کے گھمنڈ میں مبتلا ہو کر دھمکیاں دینے کا سلسلہ بند کر دیں۔ یقیناً ان کی اس تقریر نے جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کیا ہے۔

✿...... اجلاس اسرائیل کو تسلیم کرنے کی حکومتی بے تابی، حکومتی رکن اسمبلی کی طرف سے پارلیمنٹ میں یہودیوں کے حق میں تقریر اور قرآن پاک کی غلط تشریح نبی کریم ﷺ کی نعوذ باللہ اہانت پر مبنی دلائل، اسی طرح اسرائیلی جہاز کی اسلام آباد آمد کی خبروں پر حکومت کی طرف سے واضح اور دوٹوک تردید و وضاحت سے پہلوتہی پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

✿...... اجلاس نامور عالم دین، معروف دینی رہنما اور اتحاد امت کے داعی و نقیب حضرت مولانا سمیع الحق ؒ کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کرتا ہے۔ ان کے قتل کی واردات کا آپ ﷺ کی ناموس پر ایمان افروز تقریر کے فوری بعد ہونا بھی چشم کشا ہے۔ اسی طرح حکومت کی مولانا سمیع الحق شہید ؒ کے قاتلوں کی گرفتاری میں ناکامی ہماری قومی زندگی کا ایک المناک سانحہ ہے۔ اجلاس مولانا سمیع الحق شہید ؒ کے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کرتا ہے۔

✿...... اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اہانت رسول ﷺ کی مجرمہ کی بریت کے فیصلہ پر سپریم کورٹ میں نظر ثانی اپیل حکومت خود دائر کرے۔ ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ نظر ثانی اپیل کی سماعت سپریم کورٹ کا فل کورٹ بنچ کرے۔ نیز نظر ثانی کو مؤثر بنانے کے لئے حکومت اسلامی نظریاتی کونسل سمیت تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام، نامور مفتیان کرام اور ماہرین قوانین اسلامی سے فوری مشاورت کرے۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ اجلاس میں شامل دینی جماعتوں کی طرف سے ازخود نامور وکلاء، علمائے کرام، مفتیان عظام کا اجلاس بھی جلد بلایا جائے گا۔

✿...... اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آسیہ ملعونہ کی بیرون ملک روانگی کی خبروں کی فوری وضاحت کرے۔ نیز اس کا نام ای.سی.ایل میں ڈالنے کی کارروائی فوری طور پر مکمل کی جائے۔

✿...... اجلاس وزارت مذہبی امور میں قائم شدہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے خاتمے کی بھی مذمت کرتا ہے۔

✿...... اجلاس یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ توہین رسالت ﷺ کے ایسے مجرمان جن کی تمام اپیلیں خارج ہو چکی ہیں۔ ان کی سزاؤں پر فی الفور عمل درآمد کیا جائے۔

✿...... اجلاس ملک کے عدالتی نظام کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ نچلی عدالتوں سے لے کر اعلیٰ عدالتوں کے جج حضرات کو اسلامی قانون کی تعلیم و تربیت دی جائے۔ نیز لاء کالجز

کے نصاب تعلیم وتربیت کو اسلامی تعلیمات اور تقاضوں کے مطابق تبدیل کیا جائے۔

✿...... اجلاس واضح کرتا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی دفعات اور امتناع قادیانیت اور ناموس رسالت ﷺ کے قوانین سے چھیڑ خانی کی ناپاک جسارت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا اور کسی کو بھی آئین پاکستان کی اسلامی شقوں سے کھیلنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔

✿...... اجلاس متنبہ کرتا ہے کہ ماضی میں بھی جس حکومت نے دینی اقدار اور عشق رسالت ﷺ کے جذبات سے ٹکرانے کی جسارت کی ہے۔ اسے منہ کی کھانی پڑی ہے اور ان کا اقتدار اللہ کی گرفت میں آیا ہے اور اگر اس حکومت نے بھی غیر ملکی ایجنڈے پر عمل درآمد اور غیر اسلامی اقدامات کی روشنی بندنہ کی تو اس کا انجام بھی مختلف نہیں ہوسکتا۔ اجلاس میں شامل تمام دینی وقومی جماعتوں نے مشترکہ طور پر تحریک تحفظ ناموس رسالت چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایک ملک گیر، ہمہ پہلو بھرپور اور مکمل پرامن تحریک ہوگی۔ اس تحریک کو چلانے کے لئے ایک سٹیرنگ کمیٹی بھی تشکیل دی جارہی ہے جو اس تحریک کے مرحلہ وار پروگرام طے کرے گی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا کہروڑپکا میں خطبہ جمعہ ومظاہرہ

۲؍نومبر ۲۰۱۸ء جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد تالاب والی کہروڑپکا میں دیا۔ مذکورہ بالا جامع مسجد میں مجلس کے سابق امیر مولانا غلام محمد ریحان ؒ خطیب رہے۔ اب ان کے عزیز اور جامعہ باب العلوم کے استاذ الحدیث مولانا منیر احمد ریحان خطیب ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے گستاخ رسول کی سزا قرآن وسنت اور اسلاف امت کے اقوال سے سزائے موت بیان کی۔ جمعہ کے بعد جامع مسجد تالاب والی سے میلسی چوک تک مظاہرہ بھی ہوا۔ مظاہرین سے مختلف جماعتوں کے راہنماؤں نے اپنے خطاب میں رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس پر مرمٹنے کے عزم کا اظہار کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ بہاول نگر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ دورہ پر ۸؍نومبر کو بہاول نگر تشریف لے آئے۔ جہاں آپ کا مولانا محمد قاسم رحمانی اور بھائی نذیر احمد نے خیر مقدم کیا۔ آپ نے بہاول نگر شہر کے امیر سید تحسین الاحد کی وفات پر ان کے فرزند ارجمند سید رضوان احمد سے تعزیت کی اور مرحوم کی مغفرت کی دعا کی۔ ظہر کی نماز کے بعد آپ نے مدرسہ تعلیم الاسلام اشرفیہ ہارون آباد میں درس حدیث دیا۔ مدرسہ کے مہتمم مولانا صوفی محمد اسلم اور صدر مدرس مفتی خالد محمود دوتو سے ملاقات کی۔ رات کا قیام وآرام جامعہ قاسم العلوم فقیر والی میں رہا۔ جہاں جامعہ کے سرپرست ومہتمم مولانا محمد قاسم قاسمی سے ملاقات کی۔ اسی روز مغرب کے بعد جامعہ کی مسجد میں درس دیا۔ اگلے روز ۹؍نومبر مروٹ کے مختلف چوک میں بیان کیا۔ دروس کا اہتمام قاری محمد اکرم مہتمم مدرسہ حمادیہ مروٹ نے کیا۔ ۹؍نومبر جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا شجاع آبادی نے مدرسہ حمادیہ کی جامع مسجد میں دیا۔

آسیہ مسیح کیس کے عدالتی فیصلے کا تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر

متعلقہ وقوعے کا مختصر بیان

مختصر الفاظ میں قصہ یہ ہے کہ تھانہ ننکانہ صاحب کی حدود میں محمد ادریس کا فالسے کا ایک کھیت ہے جس میں خواتین فالسے چننے کا کام کرتی ہیں۔ آسیہ مسیح، معافیہ بی بی اور اسماء بی بی بھی اس کھیت میں کام کرتی ہیں جو کہ دونوں بہنیں بھی ہیں۔ کام کے دوران آسیہ مسیح نے انہیں پانی پلانا چاہا تو انہوں نے ایک عیسائی کے ہاتھوں پانی پینے سے انکار کر دیا۔ جس سے تلخ کلامی ہوئی اور جھگڑے کی فضا بن گئی۔ اب الزام یہ ہے کہ اس تلخ کلامی میں آسیہ مسیح نے حضور نبی کریم ﷺ اور قرآن مجید کی شان میں گستاخی کی ہے۔ دونوں مسلمان بہنوں نے اس گستاخی کی اطلاع مقامی امام قاری سلام کو اور گاؤں کے دیگر افراد کو دی۔ اس کے نتیجے میں سینکڑوں افراد کا اجتماع ہوا۔ جس میں آسیہ مسیح پیش ہوئی اور اس نے عوامی اجتماع میں گستاخی کے الزام کا اقرار کیا۔ اس کے نتیجے میں مقامی تھانے میں ایف آئی آر کاٹی گئی۔ ننکانہ صاحب کی مقامی سیشن کورٹ نے مقدمے کی سماعت کے بعد آسیہ مسیح کو قانون کے مطابق سزائے موت تجویز کی۔ آسیہ مسیح نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ ہائی کورٹ نے سیشن کورٹ کے موت کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ آسیہ مسیح نے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔ سپریم کورٹ نے دونوں ماتحت عدالتوں کا فیصلہ کالعدم قرار دیتے ہوئے آسیہ مسیح کو اس الزام سے بری قرار دے دیا۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ۵۷ صفحات پر مشتمل ہے کہ جس میں شروع کے ۳۳ صفحات چیف جسٹس میاں ثاقب نثار کے ہیں اور بقیہ کے ۲۴ صفحات جسٹس آصف سعید خان کھوسہ کے ہیں۔ شروع کے ۱۵ صفحات میں فاضل جج ثاقب نثار نے کتاب وسنت کی روشنی میں توہین رسالت کی سزا موت کی تاکید وتصویب فرمائی ہے کہ اس جرم کی یہی سزا ہے اور یہی ہونی چاہیے۔

آسیہ مسیح کا بیان

سب سے پہلے اگر ہم ملزمہ آسیہ مسیح کے بیان کا جائزہ لیں تو اس نے اپنے بیان میں اپنا دفاع کچھ یوں کیا ہے کہ اس وقوعے کے عدالتی گواہان جو کہ سات ہیں، آپس میں ملے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ پولیس بھی استغاثہ سے ملی ہوئی تھی۔ لیکن ان سب کے آپس میں ملے ہونے کی جو وجوہات ملزمہ بیان کرتی ہے۔ وہ ناقابل سمجھ ہیں۔ سب سے پہلے تو آسیہ مسیح کا کہنا ہے کہ دونوں بہنوں معافیہ بی بی اور اسماء بی بی نے مجھ پر گستاخی کا الزام اس لئے لگایا کہ: ”کیونکہ ان دونوں کو میرے ساتھ جھگڑے اور سخت الفاظ کے تبادلے کی

وجہ سے بے عزتی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔‘‘(عدالتی فیصلہ:ص۲۲) یہ تو معقول وجہ ہوسکتی ہے۔لیکن اب قاری سلام بھی آسیہ مسیح کے خلاف گواہی کیوں دے رہے ہیں۔اس کا جواب آسیہ مسیح کے بیان میں کچھ یوں ہے: ’’قاری سلام/ شکایت گزار بھی مقدمے میں اپنا مفاد رکھتا ہے۔کیونکہ یہ دونوں خواتین اس کی زوجہ سے قرآن پڑھتی رہی ہیں۔‘‘(ص۲۲) اب قاری صاحب کی بیوی سے قرآن پڑھنا یہ کوئی معقول وجہ ہے کہ قاری صاحب اس معاملے میں ان دوخواتین کے ساتھ ملے ہوئے تھے؟۔پھر پولیس کے بارے ان خاتون کا صرف دعویٰ ہے کہ وہ بھی استغاثہ سے ملی ہوئی تھی۔لیکن پولیس کے ملنے کی کوئی معقول وجہ بیان نہیں کی۔آسیہ مسیح کے الفاظ ہیں:’’لیکن چونکہ پولیس بھی شکایت گزار سے ملی ہوئی تھی۔اس لئے پولیس نے مجھے اس مقدمے میں غلط طور پر پھنسایا۔‘‘(ایضاً:ص۲۲) پھر استغاثہ کے گواہ محمد ادریس کے بارے آسیہ مسیح کا کہنا ہے:’’استغاثہ کا گواہ ادریس بھی ایسا گواہ ہے جو مقدمے میں اپنا مفاد رکھتا ہے۔کیونکہ اس کا متذکرہ بالا خواتین سے قریبی تعلق ہے۔‘‘ (ایضاً:ص۲۲) ملزمہ کے اس بیان میں ان دوبہنوں کا ادریس سے کیا قریبی تعلق ہے؟ایک تو یہ واضح نہیں ہے۔اور دوسرا ادریس کا اس وقوعے سے مفاد کیا ہے؟اس کا بھی ذکر نہیں ہے۔بہرحال ملزمہ کے بیان میں اس طرح کی عبارتیں یہ واضح کرتی ہیں کہ یہ ملزمہ کا ایک دعویٰ ہے کہ یہ سب آپس میں ملے ہوئے تھے۔حتیٰ کہ سرکاری پولیس بھی۔لیکن اس کے پاس اپنے اس دعوے کی کوئی معقول توجیہہ موجود نہیں ہے۔

چیف جسٹس میاں ثاقب نثار کا فیصلہ

چیف جسٹس نے اس مقدمہ میں آسیہ بی بی کو باعزت بری کرنے کی ایک بنیادی وجہ یہ بیان کی ہے کہ استغاثہ کے گواہان کے بیانات میں تضاد ہے۔یہ تضاد انہوں نے دوطرح سے بیان کیا ہے۔ایک تو ایک ہی گواہ کے مختلف مواقع کے بیانات میں تضاد ہے اور دوسرا دوگواہوں کے باہمی بیانات میں بھی تضاد ہے:

۱......ایک ہی گواہ کے مختلف مواقع کے بیانات میں تضاد کی حقیقت

ایک ہی گواہ کے متنوع مواقع پر بیانات میں تضاد بیان کرتے ہوئے چیف جسٹس لکھتے ہیں:

’’استغاثہ کے گواہان کے بیان میں بہت سے تضادات اور اختلافات ہیں۔معافیہ بی بی کے ضابطہ فوجداری کے تحت دیئے گئے بیان اور دوران جرح دیئے گئے بیان میں فرق پایا گیا۔اپنی جرح کے دوران اس نے بتایا کہ عوامی اجتماع میں تقریباً ہزار سے زائد لوگ موجود تھے۔لیکن اس کے سابقہ بیان میں یہ نہیں بتایا گیا تھا۔جرح کے دوران اس نے کہا کہ عوامی اجتماع اس کے والد کے گھر پر ہوا تھا۔جب کہ یہ بات بھی اس کے سابقہ بیان کا حصہ نہ تھی۔دوران جرح اس نے بیان دیا کہ بہت سے علماء عوامی اجتماع کا حصہ تھے۔لیکن یہ بات بھی اس کے سابقہ بیان میں شامل نہ تھی۔‘‘ (ایضاً:ص۲۴)

معلوم نہیں فاضل جج ’’بیان میں اضافے‘‘ اور’’بیان میں تضاد‘‘ کے مابین فرق کیوں نہیں کر

رہے؟ گواہ کے دونوں بیانات میں فرق صرف اتنا ہے کہ گواہ نے دوسرے بیان میں ایسا اضافہ کیا ہے جو اس کے پہلے بیان سے متضاد نہیں ہے۔ اسے تضاد کیسے کہہ سکتے ہیں؟ البتہ یہ اضافہ ضرور ہے۔ اضافے کا امکان ہر بیان میں موجود رہتا ہے کہ کوئی بات انسان ایک موقع پر بیان کرنا بھول گیا۔ لیکن دوسرے موقع پر اس نے بیان کردی اور یہ معقول ہے۔ اسی طرح دوسرے گواہ کے بیانات کے باہمی تضاد کو فاضل جج نے یوں بیان کیا ہے: ''اسماء بی بی نے اپنی جرح کے دوران بیان دیا کہ عوامی اجتماع اس کے پڑوسی رانا رزاق کے گھر میں ہوا۔ لیکن اس بات کا ذکر اس کے سابقہ بیان میں نہ تھا۔ جرح کے دوران اس نے کہا کہ عوامی اجتماع میں دو ہزار سے زائد لوگ شریک تھے۔ لیکن اس بات کا تذکرہ اس کے سابقہ بیان میں نہ تھا۔'' (ایضاً:ص۲۴)

اب اس پر غور کریں تو یہ بھی بیان کا تضاد نہیں بلکہ اس میں اضافہ ہے۔ اسی طرح کا اعتراض فاضل جج نے تیسرے گواہ پر بھی کیا ہے۔ فاضل جج لکھتے ہیں: ''قاری محمد سلام نے بھی ایف آئی آر کے اندراج کے لئے دی گئی اپنی درخواست کے حقائق میں ردوبدل کیا۔ قاری محمد سلام نے بیان ابتدائی میں کہا کہ معافیہ بی بی اور اسماء بی بی اس کو وقوعے کی اطلاع دینے کے لئے آئیں تو وہ گاؤں میں موجود تھا اور اس وقت محمد افضل اور محمد مختار بھی موجود تھے جب کہ اپنی شکایت میں اس نے بیان کیا کہ معافیہ بی بی اور اسماء بی بی نے اسے اور گاؤں کے دوسرے لوگوں کو وقوعے کی اطلاع دی۔'' (ایضاً:ص۲۴)

وہ مزید لکھتے ہیں: ''اس نے مزید بیان دیا کہ عوامی اجتماع مختار احمد کے گھر پر ہوا۔ لیکن اس بات کا ذکر اس کی شکایت میں نہیں تھا۔'' (ایضاً:ص۲۵)

اب اس تضاد کی حقیقت بھی صرف اتنی ہی ہے کہ یہ اضافہ ہے نہ کہ تضاد:

۲...... مختلف گواہان کے بیانات میں باہمی تضاد کی حقیقت

مختلف گواہان کے بیانات کے باہمی تضادات کی بھی کئی ایک مثالیں چیف جسٹس نے بیان کی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ: ''گواہان نے عوامی اجتماع کے وقت اور دورانیے کے متعلق بھی متضاد بیان دیا۔ ایک گواہ نے کہا کہ جمعہ کے روز بارہ بجے منعقد ہوا اور اس کا دورانیہ پندرہ سے بیس منٹ تک تھا۔ دوسرے نے کہا کہ عوامی اجتماع بارہ بجے دوپہر کو منعقد ہوا اور پندرہ منٹ جاری رہا۔ تیسرے نے بیان دیا کہ گیارہ سے بارہ بجے دوپہر منعقد کیا گیا اور دو سے ڈھائی گھنٹے جاری رہا۔'' (ایضاً:ص۲۷)

جس طرح سے گواہان کے بیانات میں تضاد نکالا جارہا ہے۔ یہ ہمیں بہت دلچسپ معلوم ہوا۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ اگر ایک گواہ نے کہا کہ اجلاس کا دورانیہ پندرہ سے بیس منٹ تھا۔ دوسرے نے کہا کہ پندرہ منٹ تھا۔ تو یہ تضاد ہوگیا؟ کمال ہے! البتہ کسی قدر اختلافی بیان اس کو کہا جاسکتا ہے کہ یہ اجلاس دو سے ڈھائی گھنٹے جاری رہا ہے۔ اس اختلاف کی منطقی وعقلی توجیہہ بھی ممکن ہے کہ جمع ہونے اور باہمی گفتگو میں دو گھنٹے لگ

گئے ہوں۔ لیکن جب لوگ جمع ہو گئے تو اس وقت کے بعد کی باقاعدہ کارروائی میں پندرہ بیس منٹ لگے ہوں۔ پھر تینوں گواہوں کا اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن اجلاس ہوا۔ دوپہر کے وقت ہوا، بارہ بجے کے قریب ہوا۔ تو اتنی سخت جرح کے باوجود اس قدر اتفاقات کیا اتفاق سے وجود میں آ گئے؟ اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ گواہوں کا پہلے ہی سے ایک بیان پر اتفاق تھا کہ جس کی وجہ سے دن اور وقت کے بیان میں ان کا اتفاق ہوا تو پھر سوال یہ ہے کہ ان کا اجلاس کے دورانیے کے بیان میں اختلاف کیوں ہوا؟ کیا وہ یہ پہلے طے کرنا بھول گئے تھے۔ جبکہ فاضل جج صاحبان کا کہنا یہ بھی ہے کہ پانچ دن تک سازش تیار ہوتی رہی؟ اگر یہ طے شدہ سازش تھی تو اس کا لازمی نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ گواہوں کے بیانات میں اتفاق ہو۔ تاکہ جو انہیں پڑھایا گیا تھا۔ وہ اس کے مطابق اگل دیتے۔ کیونکہ مقدمے کے فیصلے میں یہ بات بھی موجود ہے کہ ایف آئی آر درج کروانے کے لئے اسے لکھنے والے ایک وکیل تھے۔ گویا کہ اس سازش کو شروع ہی سے وکلاء کی سرپرستی حاصل تھی تو پھر اتنے بڑے بلنڈرز گواہان نے کیسے کر لئے؟ تو کا اختلاف تو یہ واضح کرتا ہے کہ یہ فطری طریقے پر گواہی تھی نہ کہ پڑھائی اور بجھائی ہوئی۔ چیف جسٹس کی طرف سے ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ عوامی اجتماع میں افراد کی تعداد کے بارے بھی گواہان کا اتفاق نہیں ہے: ’’عوامی اجتماع میں افراد سے متعلق ایک گواہ نے سو افراد کہے۔ دوسرے نے دو سو سے اڑھائی سو۔ تیسرے گواہ نے ہزار۔ چوتھے نے دو ہزار۔‘‘ (ایضاً:ص۲۶)

لیکن فاضل جج یہ ذکر کرنا بھول گئے کہ دو مردوں کی گواہی کا بیان سو سے دو سو افراد کے مابین ہے۔ جبکہ عورتوں کی گواہی کا بیان ہزار سے دو ہزار کا ہے۔ تو اس میں مردوں کی گواہی کو ترجیح دی جا سکتی تھی کہ ان کے عوامی اجتماع میں براہ راست حاضر ہونے اور اجلاس کی کارروائی میں شریک ہونے کے امکانات بالکل واضح ہیں۔ جبکہ دونوں عورتوں کو اس عوامی اجتماع کا علم بالواسطہ ہونے کا امکان زیادہ تھا کہ لوگوں کو ایک جگہ جمع ہوتے گلیوں میں آتے جاتے دیکھ لیا۔ لیکن اجلاس کی کاروائی میں براہ راست شریک نہ تھیں۔ لہٰذا ایک اندازہ لگایا جو کہ صحیح نہ تھا۔ پھر کسی جم غفیر کے بارے بالکل صحیح اندازہ لگانا کیسے ممکن ہے؟ خاص طور اس ملک میں جس کے وزیراعظم صاحب کو پانچ ہزار کے افراد کا جلسہ لاکھوں کا سونامی معلوم ہوتا ہے تو اس ملک کے عوام کو سینکڑوں میں غلطی لگ جانا کوئی بعید از قیاس نہیں ہے۔ پھر فاضل جج اس تضاد سے ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں؟ کیا یہ کہ یہ عوامی اجلاس نہیں ہوا تھا؟ اگر یہ بات ہے تو یہ تو خود ملزمہ کے بیان میں موجود ہے کہ عوامی اجلاس ہوا تھا۔ تو اس بے کار کی جرح کا کیا فائدہ ہے۔ سوائے یہ ثابت کرنے کے کہ گواہان جھوٹے ہیں۔ حالانکہ انہیں مکمل طور جھوٹا ماننا خود جج صاحبان کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ خود اپنے فیصلے میں یہ مان رہے ہیں کہ یہ اجتماعی اجلاس ہوا تھا۔ چیف جسٹس بیان کرتے ہیں: ’’ماورائے عدالت اقبال جرم بھی آزادنہ تھا۔ بلکہ زبردستی اور دباؤ کے تحت حاصل کیا گیا تھا۔ کیونکہ شکایت گزار نے اپیل گزار کو زبردستی عوامی مجمع کے سامنے

کھڑا کیا جو کہ اسے مارنے کے درپے تھا۔“ (ایضاً:ص۱۹)

ایک اور جگہ چیف جسٹس لکھتے ہیں: ”زیر نظر مقدمے میں اپیل گزار کو سینکڑوں لوگوں کے مجمع میں لایا گیا۔ وہ اس وقت تنہا تھی۔ صورت حال ہیجان انگیز تھی اور ماحول خطرناک تھا۔ اپیل گزار نے اپنے آپ کو غیر محفوظ اور خوفزدہ پایا اور مبینہ ماورائے عدالت بیان دے دیا۔ گو یہ بیان اپیل گزار کی جانب سے عوامی اجتماع کے روبرو دیا گیا۔ لیکن اس کو رضا کارانہ طور پر دیا گیا بیان تصور نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس کو سزا، بطور خاص سزائے موت کی بنیاد گردانا جاسکتا ہے۔“ (ایضاً:ص ۳۰،۲۹)

تو جب آپ مان رہے ہیں کہ اجتماعی اجلاس ہوا ہے تو اس اجتماعی اجلاس کے بارے گواہان کے بیانات پر یہ اعتراضات کہ وہ ایک اجلاس کے افراد کی تعداد اور دورانیے کے بارے مختلف بیان دے رہے ہیں، سے کیا ثابت ہوتا ہے؟۔ اگر تو جج صاحبان یہ ثابت کرنا چاہ رہے ہوں کہ یہ اجتماعی اجلاس ہوا ہی نہیں ہے تو پھر تو بات سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن چیف جسٹس ایک طرف تو یہ مان رہے ہیں کہ اجتماعی اجلاس ہوا ہے تو زیادہ سے زیادہ چیف جسٹس کی جرح سے یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ گواہان نے کچھ غلط بیانی کی ہے۔ لیکن مکمل جھوٹ نہیں بولا۔ کیونکہ مکمل جھوٹ کا مطلب تو یہی بنتا ہے کہ عوامی اجلاس بھی نہ ہوا تھا۔ اب گواہان نے جو غلط بیانی کی ہے تو وہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس جگہ کی ہے اور اس جگہ نہیں کی۔ دیکھیں! ہماری بات بہت معقول ہے کہ چیف جسٹس کا مقدمہ اس وقت مضبوط بنتا، جبکہ وہ گواہان کو مکمل طور جھوٹا قرار دیتے ہوں۔ لیکن جب وہ گواہان کے بیان کو کچھ سچ اور کچھ جھوٹ مان رہے ہیں تو پھر اس کی تمیز کہ یہ گواہان کے بیان میں فاضل جج صاحبان کے نزدیک سچ ہے اور یہ جھوٹ ہے۔ اس کا معیار کیا ہے؟۔ یہ اس فیصلے میں بالکل بھی واضح نہیں ہے۔ پھر گواہان کا کم از کم بیان یہ ہے کہ سو افراد تھے اور چیف جسٹس نے بھی اپنے فیصلے میں مانا کہ سینکڑوں افراد موجود تھے تو سینکڑوں افراد کی گواہی تو خبر متواتر بن جاتی ہے کہ جس میں لوگوں کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہوتا ہے۔ تو اگر سینکڑوں افراد کا مجمع یہ کہہ رہا ہو کہ یہ ملزمہ کا رضا کارانہ بیان تھا تو پھر چیف جسٹس کے اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے کہ: ”صورت حال ہیجان انگیز تھی اور ماحول خطرناک تھا۔ اپیل گزار نے اپنے آپ کو غیر محفوظ اور خوفزدہ پایا اور مبینہ ماورائے عدالت بیان دے دیا۔“ (ص ۳۰،۲۹)

یہ ساری صورت حال کس نے بیان کی ہے؟ یا اس دعوے کی حیثیت ایک تجزیے کی سی ہے؟ پھر چیف جسٹس کا یہ بھی اعتراض ہے کہ عوامی اجتماع کے مقام کے بارے گواہان کا اختلاف ہے کہ وہ کہاں منعقد ہوا تھا۔ حالانکہ خود اس فیصلے میں موجود ہے کہ عوامی اجتماع کے انعقاد کے بارے دونوں مردوں کا اتفاق ہے کہ مختار احمد کے گھر ہوا۔ ایک عورت نے کہا کہ اس کے والد عبدالستار کے گھر ہوا۔ دوسری نے اپنے پڑوسی رانا رزاق کا نام لیا۔ (ایضاً:ص ۲۶) تو دو عورتوں کا اختلاف معمولی ہے کہ جب لوگ زیادہ ہوں تو قریب کے دو

گھروں میں جمع ہو ہی جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر تیسرا گھر بھی اسی گلی میں یا محلے میں ہے تو تیسرے گواہ کا اختلاف بھی معمول کا ہے۔ جن لوگوں کو کسی ہجوم میں شمولیت کا موقع ملا ہو تو وہ یہ بات اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے ہجوم کا عموماً کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ یہاں اجتماع ہوا تو یہاں جمع ہوگئے اور پھر چار لوگوں نے مشورہ دیا کہ وہاں چلتے ہیں تو وہاں چل پڑے تو یہ تضاد کہاں سے ہوگیا؟ البتہ گواہان کے بیانات کا یہ تنوع ایک وقوعے کی مختلف اوقات کی جزوی کڑیوں کی روداد کا بیان ہوسکتا ہے۔ معلوم نہیں فاضل جج کے نزدیک اس مقدمے میں اتنے تضادات نکالنے میں کیا حکمت پوشیدہ تھی کہ انہوں نے پولیس کے ملزمہ کو گرفتار کرنے کے وقوعے میں بھی تضادات نکال دیئے۔ وہ لکھتے ہیں: ’’یہاں پر پولیس کو درخواست دینے اور ایف آئی آر کے اندراج کے بارے بھی خاصا تضاد پایا جاتا ہے۔‘‘ (ایضاً:ص۲۷)

جج صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ’’ملزمہ کی گرفتاری سے متعلق کچھ تضاد محمد ارشد سب انسپکٹر کے بیان میں پایا جاتا ہے کہ اس نے ملزمہ کو دو ساتھی خواتین کانسٹیبل کی مدد سے جوڈیشل مجسٹریٹ کی موجودگی میں گرفتار کیا۔ جرح کے بیان میں اس نے کہا کہ اس نے ملزمہ کو اس کے گھر دیہات ’’اٹاں والی‘‘ سے شام چار پانچ بجے گرفتار کیا۔ ایک اور موقع پر کہا کہ شام سات بجے اسے اس کے گھر سے گرفتار کیا۔ (ایضاً:ص۲۸)

اب اس تضاد سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ ملزمہ کی گرفتاری کا وقوعہ بھی نہیں ہوا؟ یعنی ملزمہ گرفتار ہی نہیں ہوئی۔ کیونکہ پولیس کے بیان میں تضاد ہے؟ تو بھئی اس کا گرفتار ہونا تو ایک حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔ بھلے پولیس کے بیان میں تضاد ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے تو یہ ثابت ہورہا ہے کہ بیان میں تضاد کا نتیجہ یہ نکالنا کہ وقوعہ ہوا ہی نہیں ہے۔ بالکل بھی درست نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ پولیس کی ملی بھگت اور سازش سے یہ سب ہوا ہے تو اس پر فاضل جج صاحبان کو ان پولیس والوں کو معطل کرنے کی تجویز کا فیصلہ بھی کم از کم جاری کرنا چاہئے تھا۔ پھر یہ کہ پولیس والوں کو ایک مسیحی عورت کو پھانسی کے پھندے پر چڑھانے میں کیا مفاد اور دلچسپی تھی۔ یہ اس فیصلے میں موجود نہیں ہے۔ پھر چیف جسٹس کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ فالسے کے کھیت میں جو دیگر خواتین موجود تھیں۔ پچیس تیس وہ استغاثہ کے حق میں گواہ کے طور پیش نہ ہوئیں: ’’اس امر کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ مذکورہ خواتین استغاثہ کے موقف کی تائید کے لئے عدالت میں پیش نہیں ہوئیں۔‘‘ (ایضاً:ص۲۱)

لیکن یہاں سوال یہ بھی ہے کہ کیا وہ بقیہ خواتین ملزمہ کے حق میں گواہ کے طور پیش ہوئیں؟ تو اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ ہمارے ملک کا جو عدالتی نظام ہے کہ جس میں ایک انسان دوران جرح جس طرح سے خوار ہوجاتا ہے تو لوگ عام طور اس میں بطور گواہ پیش ہونے سے بچتے ہی ہیں۔ اس کی ایک معقول وجہ تو یہ ہوسکتی ہے۔ لیکن دوسری معقول وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ یہ جھگڑا دو بہنوں اور آسیہ مسیح کے مابین ہوا اور توہین آمیز جملوں کا تبادلہ بھی انہی کے مابین ہوا۔ لیکن جب بات توہین تک پہنچی تو خوب شور شرابے سے دیگر خواتین بھی

جمع ہوگئیں جو کہ براہ راست ان توہین آمیز جملوں کی سامع نہ تھیں۔ لہٰذا انہوں نے احتیاط کے پیش نظر گواہی سے اجتناب کیا۔

۳...... خود چیف جسٹس کے بیان میں تضاد

جائے وقوعہ پر کتنی خواتین موجود تھیں؟ اس بارے ایک جگہ چیف جسٹس لکھتے ہیں: ’’جب توہین کے الفاظ کہے گئے تو وہاں ۲۵ سے ۳۶ خواتین موجود تھیں۔ جب کہ سوائے معافیہ بی بی اور اسماء بی بی کسی نے معاملے کی اطلاع نہ دی۔‘‘ (ایضاً:ص۲۱)

اسی بارے چیف جسٹس ایک اور جگہ فیصلے میں لکھتے ہیں: ’’جائے وقوعہ پر ۲۵،۳۰ خواتین موجود تھیں۔ لیکن حیران کن طور پر کسی نے بھی ماسوائے یاسمین بی بی استغاثہ کے الزام کی توثیق نہ کی۔‘‘ (ایضاً:ص۳۱)

اب ان دونوں عبارتوں میں یہ الفاظ چیف جسٹس کے اپنے ہیں۔ آپ فیصلے کا سیاق وسباق دیکھ لیں۔ یہاں یہ سوال تو بنتا ہے ناں کہ ایک ملک کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس خود ہی، ایک ہی فیصلے میں، ایک ہی بیان میں، جب ایسی متضاد باتیں کر گئے کہ انہیں پچیس تیس اور پچیس چھتیس کا فرق معلوم نہ ہوسکا تو وہ کس بنیاد پر ان ناخواندہ دیہاتی گواہان پر اعتراض کر رہے ہیں کہ وہ مجمع کے افراد کی صحیح تعداد نہ بتلا سکے۔

پھر چیف جسٹس کی طرف سے ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ: ایف آئی آر پانچ دن دیر سے درج کی گئی کہ جس سے شبہ ہوتا ہے کہ درمیان میں سازش ہوئی ہے۔ حالانکہ اس بارے خود استغاثہ کی طرف سے معقول وضاحت موجود ہے کہ ایف آئی آر درج کروانے میں پانچ دن کیوں لگائے گئے۔

عدالتی فیصلے میں موجود ہے کہ: ’’ایف آئی آر کی ڈائری میں پانچ روز کی تاخیر سے متعلق جو وضاحت عدالت کو دی گئی۔ اس کے مطابق یہ تاخیر معاملے کی نزاکت اور اہمیت کی وجہ سے تھی۔ چونکہ لگائے گئے الزامات انتہائی سنجیدہ نوعیت کے تھے جس کے بارے شکایت گزار نے پہلے خود تصدیق کی اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد معاملے کو پولیس کے سپرد کیا۔‘‘ (ایضاً:ص۲۰)

ایف آئی آر میں تاخیر کی یہ ایک معقول وجہ تھی۔ اس معقول وجہ کے ساتھ ہی یہ اعتراض بھی رفع ہوجاتا ہے۔ لیکن بہر حال ایف آئی آر کے دیر سے درج ہونے کے بارے خود چیف جسٹس کے الفاظ اس فیصلے میں یوں موجود ہیں: ’’ایف آئی آر کے اندراج میں ہونے والی تاخیر تمام مقدمات میں مہلک نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ مصدقہ اور قابل اعتبار آنکھوں دیکھی اور واقعاتی شہادت کو ساکت یا ضائع نہیں کرتی۔ مذکورہ دلیل سے کوئی اختلاف نہ ہے۔‘‘ (ایضاً:ص۲۳)

جب چیف جسٹس کو اس دلیل سے کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بعض کیسز میں ایف آئی آر دیر سے درج ہونے میں حرج نہیں ہے تو پھر آگے چل کر یہ کیوں کہہ رہے ہیں: ’’پس ایف آئی آر کا کردار انتہائی

مرکزی ہوتا ہے۔ اگر ایف آئی آر کے اندراج اور تفتیش کے شروع ہونے میں تاخیر ہوتی ہے تو یہ شک کو جنم دیتی ہے جس کا فائدہ بلاشبہ ملزم کے سوا کسی اور کو نہیں دیا جاسکتا۔‘‘ (ایضاً:ص۲۳)

پھر فاضل جج کے یہ الفاظ قابل غور ہیں: ’’عدالت عالیہ میں ملزمہ کی طرف سے اپیل گیارہ روز بعد دائر کی گئی۔ لہٰذا اس بنا پر خارج تصور کی گئی۔ مزید یہ کہ معاملے میں ایک خاتون کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اس لئے (عدالتی فیصلے کے خلاف) اپیل کو صرف قانون کی موشگافیوں کی بنیاد پر فارغ نہیں کیا جاسکتا۔‘‘ (ایضاً:ص۱۹) یہاں ایک ’’خاتون‘‘ کا لفظ بہت ہی قابل غور ہے۔ کیا مرد انسان نہیں ہے؟ کیا ’’انسان‘‘ کا لفظ یہاں استعمال نہیں کیا جاسکتا تھا؟

جج آصف سعید خان کھوسہ کا فیصلہ

چیف جسٹس میاں ثاقب نثار نے اپنے فیصلے میں اس الزام کا ذکر نہیں کیا جو کہ ملزمہ پر لگایا گیا تھا۔ لیکن فاضل جج آصف سعید کھوسہ نے اس الزام کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: ’’الزام یہ تھا کہ اپیل گزار نے یہ بیان دیا کہ اس نے کچھ ایسی باتیں کہیں جیسے) نعوذ باللہ (حضرت محمد ﷺ اپنی وفات سے قبل شدید علیل ہوکر بستر سے لگ گئے تھے اور آپ کے دہن مبارک اور کان مبارک میں کیڑے پیدا ہوگئے تھے۔ آپ نے حضرت خدیجہ سے نکاح ان کی دولت کے حصول کے لئے کیا تھا اور دولت حاصل کر کے آپ نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔‘‘ (ایضاً:ص۳۴) ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ’’یہ بھی الزام عائد کیا گیا کہ اسی موقع پر ہی اپیل گزار نے یہ الفاظ کہے کہ قرآن کریم خدا کی الہامی کتاب نہ ہے۔ بلکہ خودساختہ کتاب ہے۔‘‘ (ایضاً:ص۳۴)

اب دونوں فاضل جج صاحبان کے فیصلوں میں تضاد ہے۔ لہٰذا فیصلہ کالعدم ہے۔ یہ وہ منطق ہے جو اس پورے عدالتی فیصلے میں چیف جسٹس نے گواہان کے بیانات کے خلاف استعمال کی ہے۔ اب اگر فاضل جج صاحبان یہ کہیں کہ ہمارے فیصلے میں تضاد کہاں ہے۔ تو اس کے لئے ہمارے پاس یہی جواب ہے کہ جو تضاد انہوں نے گواہان کے بیانات میں ڈھونڈ نکالا ہے۔ ان کے فیصلوں کا تضاد بھی اسی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر یہ بھی کہ ایک مسلمان، خاص طور دیہاتی مسلمان کی نفسیات، سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بارے ایسے الفاظ اختراع کر سکے کہ معاذ اللہ: ’’آپ کے دہن مبارک اور کان مبارک میں کیڑے پیدا ہوگئے تھے۔‘‘ ایک مسلمان کے ذہن میں یہ سوچ آنا بھی ممکن نہیں ہے۔ چہ جائیکہ وہ ان کو بطور الزام زبان پر لے آئے۔ البتہ یہ امکان موجود ہے کہ وہ یہ الفاظ بطور خبر نقل کردے۔

فاضل جج کھوسہ صاحب کے فیصلے میں یہ بھی موجود ہے کہ: ’’ایف آئی آر میں الزام لگایا گیا ہے کہ اپیل گزار عیسائی مذہب کی مبلغہ تھی جو اس مقدمے کا محرک بنا۔‘‘ (ایضاً:ص۳۶)

یہ بھی بہت اہم نقطہ ہے۔ استشراق (orientalism) کا ایک طالب علم ہونے کے نتیجے میں

ہمارے علم میں ہے کہ عیسائی دنیا پچھلی کئی صدیوں سے پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرتی چلی آرہی ہے۔ جن کا اوپر ذکر ہوا ہے اور عام عیسائیوں کو ان کے پادریوں کی طرف سے پیغمبر اسلام کے بارے باقاعدہ ایسے تصورات کی تعلیم دی جاتی ہے تو یہ بھی معمول کی بات ہے۔ مزید تفصیل کے لئے ہماری کتاب ”اسلام اور مستشرقین“ کا مطالعہ مفید رہے گا۔ لہٰذا فاضل عدالت کے لئے یہ معلوم کرنا مشکل نہ تھا کہ آسیہ مسیح عیسائی مبلغہ تھی یا نہیں؟ اگر مبلغہ تھی تو اس سے ایسے جملوں کے صادر ہونے کے امکانات کافی زیادہ تھے۔ پھر یہ بات دونوں ججوں نے کہی ہے کہ آسیہ مسیح نے ”ضابطہ فوجداری کے تحت برحلف بیان ریکارڈ کروانے کو نہیں چنا اور اپنے دفاع میں کوئی شہادت نہیں پیش کی۔“ (ایضاً:ص۴۰)

تو یہ بھی اس شبہ کو قوی کرتا ہے کہ ملزمہ کے پاس نہ تو اپنی صفائی میں کوئی گواہی موجود ہے اور نہ ہی وہ اپنے بیان میں بائبل پر حلف دینے کو تیار ہے۔ فاضل جج آصف کھوسہ کا بیان یہ بھی ہے کہ دونوں مسلمان بہنیں معافیہ اور اسماء اور وہ دونوں جھوٹا بیان دے سکتی ہیں۔“ (ایضاً:ص۴۱)

اب جھوٹا بیان دے سکنا اور جھوٹا بیان دیا ہے۔ دونوں میں بہت فرق ہے۔ اگر فاضل جج کی فائنڈنگ یہ ہے کہ وہ دونوں جھوٹا بیان دے سکتی ہیں تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوگیا کہ ان دونوں نے جھوٹا بیان دیا ہے۔ پھر فاضل جج نے یہ بھی لکھا ہے کہ: ”محمد امین بخاری، ایس پی انوسٹی گیشن نے ابتدائی عدالت سماعت کے روبرو جو بیان دیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مبینہ توہین رسالت کا ارتکاب عیسائی اپیل گزار (آسیہ مسیح) نے اپنی مسلمان ساتھی خواتین کے ہاتھوں، اپنے مذہب کی توہین کروانے اور اپنے مذہبی جذبات مجروح ہونے کے بعد کیا۔ کیونکہ وہ یسوع مسیح پر یقین رکھتی تھی اور حضرت عیسیٰ کی پیروکار تھی۔“ (ایضاً:ص۵۳)

اس پر فاضل جج تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”توہین رسالت ایک سنگین جرم ہے۔ لیکن شکایت کنندہ فریق کی جانب سے اپیل گزار کے مذہب اور مذہبی احساسات کی توہین اور پھر اللہ کے نبی کے نام پر سچ میں جھوٹ کو ملانا بھی توہین رسالت سے کم نہیں ہے۔“ (ایضاً:ص۵۶) فاضل جج مزید لکھتے ہیں: ”اس تناظر میں اپیل گزار کے مذہب کی مسلمان ساتھی خواتین کی جانب سے توہین بھی مذہب کی توہین سے کم نہ ہے۔ (ایضاً:ص۵۳)

وہ مزید لکھتے ہیں: ”آسیہ مسیح کی مسلمان ساتھیوں نے اپیل گزار کے مذہب جس کی وہ پیروی کرتی ہیں اور معبود پر اس یقین کی، توہین کرتے ہوئے، اللہ تبارک تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کی۔“ (ایضاً:ص۵۳)

فاضل جج کی اس بات سے یہ مقدمہ اور قوی ہو جاتا ہے کہ آسیہ مسیح نے ایسے کچھ الفاظ استعمال کئے تھے جو کہ توہین آمیز تھے۔ چاہے اس ردعمل میں کہے تھے کہ اس کے مذہب پر تنقید ہوئی تھی۔ باقی فاضل جج نے جس مہارت سے اسے مسلمان عورتوں کے خلاف توہین کا مقدمہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ وہ واقعتاً قابل داد ہے۔ مذکورہ بالا عبارات میں غور کرنے سے واضح طور معلوم ہوتا ہے کہ اس کا امکان ہے کہ مسلمان

عورتوں نے اس عیسائی عورت کے مذہب عیسائیت یعنی مروجہ عیسائیت کو جھوٹا مذہب کہا ہو۔ لیکن اس سے توہین رسالت کیسے نکل آئی۔ یعنی مسیح علیہ السلام کی توہین؟ کیونکہ یہ مروجہ عیسائیت تو مسیح علیہ السلام کا لایا ہوا دین ہے نہیں اور یہی قرآن مجید کا بیان ہے۔ اگر توہین رسالت کی بنیاد یہی ہے تو پھر سب سے پہلے تو یہ توہین نعوذ باللہ خود قرآن مجید نے کی ہے جو کہ ناممکن ہے۔ دوسرا امکان یہ ہے کہ مسلمان عورتوں نے یہ کہا ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں ہیں۔ تو اب آسیہ مسیح کا عقیدہ تو یہی ہے۔ تو اس کے عقیدے کے مطابق یہ توہین ہوگئی۔ لیکن امر واقعہ میں یہ توہین نہیں ہے۔ نہ آئینی طور اور نہ ہی شرعی طور۔ فیصلے کی مذکورہ بالا دونوں عبارات میں غور یہ بتلاتا ہے کہ مسلمان عورتوں کی طرف سے اگر توہین ہوئی تھی تو وہ اسی نوعیت کی تھی۔ فاضل جج یہ بھی لکھتے ہیں کہ: ’’عربی زبان میں آسیہ لفظ کے معنی گنہگار ہیں۔‘‘ (ایضاً: ص ۵۶)

حالانکہ ’’آسیہ‘‘ کی بجائے ’’عاصیہ‘‘ کا یہ معنی ہے جو فاضل جج نے یہاں ذکر کیا ہے۔

خلاصہ کلام

اس پورے فیصلے کے مطالعے کے بعد ہم اس نتیجے تک پہنچے ہیں کہ اس کیس میں آسیہ مسیح کو بالکل بری کر دینا تو یہ کسی طور درست فیصلہ نہیں تھا۔ البتہ یہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر گواہان کی گواہی میں اختلاف کی وجہ سے ملزمہ کو شک کی بناء پر کچھ فائدہ دینا تھا تو وہ اس صورت دیا جاسکتا تھا کہ اس سے حد ساقط کر دی جاتی۔ لیکن اسے تعزیری سزا ہونی چاہئے تھی۔ چاہے وہ عمر قید کی صورت میں ہوتی یا قید اور جرمانے دونوں کی صورت میں۔ رہی یہ بات کہ اس نے قید کی صورت میں سزا تو بھگت لی ہے تو عدالت کا فیصلہ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ اس کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ اس کی سزا یہ نہیں بنتی تھی جو اس کو دی گئی ہے۔

اب رہا عوام کے کرنے کا کام تو اس بارے ہماری رائے یہی ہے کہ عوام الناس کی املاک کی توڑ پھوڑ اور عوامی مقامات کو بند کرنا مناسب نہیں ہے۔ بلکہ ظلم وزیادتی ہے۔ ہاں پرامن احتجاج مذہبی طبقات کا حق ہے اور انہیں کرنا بھی چاہئے۔ لیکن اپنی ہی عوام کے خلاف نہیں۔ بلکہ ان مقتدر قوتوں کے خلاف جو اس فیصلے کی وجہ بنی ہیں۔ تو ان سڑکوں اور رستوں پر ضرور پرامن دھرنا دینا چاہئے اور بیٹھنا چاہئے کہ جو وزیر اعظم، کابینہ کے وزراء، حکومتی مشینری اور عدلیہ کے ججز کے گھروں، کالونیوں اور سرکاری دفاتر کو جاتے ہوں۔ تاکہ اس عدالتی فیصلے پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے میرٹ پر دیکھا جائے۔ عام لوگوں کے رستے بند کر کے انہیں تکلیف پہنچانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ ان کی خاموش حمایت سے بھی محروم ہوجایا جائے۔

فیصلے میں مذکورہ نکات کے تفصیلی جائزے کے بعد درج ذیل قانونی پہلو

سپریم کورٹ فیصلے میں مذکورہ نکات کے تفصیلی جائزے کے بعد درج ذیل قانونی پہلو جو سامنے آتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱...... قانونی مسلمہ اصول ہے کہ بیک وقت تحقیق وتفتیش اور اس کا فیصلہ ایک ہی شخص نہیں کرسکتا۔ بلکہ یہ قانون کے دو علیحدہ شعبے ہیں اور دونوں کو علیحدہ ہی رکھنا چاہئے۔

۲...... اپیل کا اصول ہے کہ اس میں واقعات کی بجائے قانونی پہلو پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ واقعات کی تفتیش پولیس کی ذمہ داری ہے۔ پھر سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ نے بھی اس پر اپنا تفصیلی موقف دے دیا ہے۔ یہاں جج حضرات اپیل میں اٹھائے گئے نکات سے تجاوز کرتے ہوئے ابھی تک واقعات کی تفتیش کر کے ان دونوں اصولوں کو نظرانداز کر رہے ہیں۔

۳...... وقوعہ کی تصدیق میں گواہی پر انحصار کرنا ہوتا ہے اور جج اپنے ذاتی علم وتجربے کی بناپر کوئی موقف اختیار نہیں کرسکتا۔ جبکہ اس فیصلہ میں ذاتی رجحان کی بناپر جج نے آسیہ مسیح کے مطالبے کے بغیر ہی اس کو مجبوری کا اعتراف بنالیا جو قانوناً درست نہیں۔

۴...... آسیہ مسیح نے مجمع میں اعتراف کے علاوہ ایس پی سید امین بخاری، سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ کے سامنے بھی علیحدگی میں اعتراف کیا تھا جس کو اس نے اپنی رپورٹ میں درج کیا ہے۔ اس کو تو جبر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

۵...... پہلے سے فیصلہ دے چکنے والا جج غیر جانبدار نہیں ہوتا۔ چنانچہ جسٹس آصف کھوسہ کا ممتاز قادری کا فیصلہ موت کردینا۔ اس کی اس فیصلے میں شرکت کو غیر قانونی بنادیتا ہے۔

۶...... جرم کو ثابت کرنا استغاثہ کا کام ہے اور اس میں کسی رعایت کو لینے کے لئے گنجائش کا ثبوت مدعا علیہ کے ذمے ہے۔ چنانچہ استغاثہ نے جرم توہین ثابت کردیا۔ لیکن آسیہ مسیح نے جھگڑے کو اس کی بنیاد پر ثابت کرنا تھا۔ اس رعایت کے لئے مجرمہ نے نہ تو خود حلف لیا اور نہ ہی کوئی عینی گواہی پیش کی۔ اس کا بار بھی استغاثہ پر ڈال دینا سنگین قانونی سقم ہے۔

۷...... جسٹس ثاقب نثار کا خود مئی ۲۰۱۸ء میں اس کیس کو سماعت کے لئے طلب کرنا پر امید رہے کی نوید سنانا، عین ۹۰سال بعد غازی علم الدین شہیدؒ کی شہادت کے دن تک فیصلہ کو موخر کرنا اور پھر باضابطہ طور پر اعلان کر کے اسے کلیتاً بری کرنا۔ اس معاملے میں اس کی جانبداری کے کھلے قرائن ہیں۔ عاصمہ جہانگیر کی شان میں قصیدے پڑھنا بھی اسے انہی رجحانات پر عمل پیرا بتاتا ہے۔

۸...... جو جج اپنی توہین پر ۱۰سال کی سزا دینے سے نہیں چوکتے۔ اپنے نبی ﷺ کی توہین کے وقت ان کے پاس بہانے اور جواز ختم نہیں ہوتے۔

۹...... ججوں نے ثبوت کے لئے اردگرد کے سارے سوال دہرادیئے اور ۹سال گزر جانے کے بعد ان میں معمولی اختلاف کو جو تضاد کی بجائے تنوع کا اختلاف واضطراب ہے، ہوابنا کر پیش کردیا۔

جبکہ اصل سوال کہ توہین ہوئی یا نہیں؟ اور اعترافی اجتماع ہوا تھا کہ نہیں۔ اس کو سرے سے موضوع بحث ہی نہیں بنایا۔ یہ بھی جانبداری واضح کرتا ہے۔ ۱۰۰ سے زائد افراد کو تو یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ پہلی تین عدالتوں کو پتہ بھی نہیں چلا۔ اب وقوعہ کے اتنے سال گزر جانے کے بعد جب کہ بہت سی واقعاتی شہادتیں محو ہو چکیں ایک نیا ہی اضطراب بلکہ بحران ڈال دیا گیا۔

۱۰...... آصف کھوسہ کا آسیہ مسیح کو مجرم کی بجائے جرم کا شکار بتانا دراصل غمازی کرتا ہے کہ آسیہ مسیح کی بریت کے بعد مدعایان پر ہاتھ ڈالا جائے گا۔ جبکہ فیصلہ میں باضابطہ طور پر توہین رسالت کے جھوٹے الزام کو برابر جرم قرار دیتے ہوئے ریاست کو اپنی ذمہ داری انجام دینے کی تلقین کی گئی ہے۔ بریت کے کچھ دنوں بعد ۹ سال قید میں رکھنے کی سزا مدعیان اور ممتاز اہل محلہ کو بھگتنا ہوگی۔ مناسب ہوگا کہ اس سزا میں ایس پی، سیشن جج اور ہائی کورٹ کے جج کو سرفہرست رکھا جائے۔

۱۱...... عدالت نے توہین رسالت کے جرم کے لئے جس قدر کڑے ثبوت کا مطالبہ کیا ہے کہ توہین کرنے والا اگر عدالت کے سامنے توہین کرے۔ تب ہی اس کا اعتبار کیا جائے۔ اگر کسی اور مقام پر پہلے اعتراف موجود ہو تو اس میں ذاتی رجحان پر مبنی شکوک پیدا کر کے ملزم کو بری کر دیا جائے۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ اگر برقرار رہتا ہے تو پھر مستقبل میں نہ تو عوام توہین رسالت کے مسئلے پر عدالتوں پر اعتماد کریں گے۔ بلکہ یہ فیصلہ قانون کو ہاتھ میں لینے پر مجبور ہوں گے اور اس کی شکایت درج کروانے والے اصل مجرم ہوں گے۔ جیسا کہ جسٹس کھوسہ نے قرار دیا ہے۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی حسب ماضی اس جرم کی سزا ناممکن ہو جائے گی اور یہ ایک نمائشی قانون کی حیثیت اختیار کر جائے گا۔ مناسب ہوتا کہ عدالت یہ بھی قرار دیتی کہ آئندہ صرف اسی قتل اور زنا کی سزا دی جائے جو عدالت کے روبرو کیا جائے گا۔ کیونکہ مجرم اعتراف تو کرتے نہیں اور واقعاتی گواہی میں کئی احتمال پیش کئے جا سکتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر عبادالرحمٰن حال مقیم سعودی عرب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص ساتھی محترم جناب ڈاکٹر عبادالرحمٰن حال مقیم سعودی عرب کے والد بزرگوار ۲۶ رنومبر ۲۰۱۸ء کو جان جان آفرین کے سپرد کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم کی طبیعت میں نرمی اور دل میں صلہ رحمی کا جذبہ موجود تھا۔ نماز وروزہ کے پابند، نیکوکار اور بھلے مانس تھے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ان کی سیئات کو حسنات میں تبدیل فرمائیں، انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ڈاکٹر صاحب سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

ادارہ لولاک ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

جناب قاضی فیض احمدؒ

مولانا اللہ وسایا

محترم الحاج قاضی فیض احمدؒ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۱۵ر اکتوبر ۲۰۱۸ء کو انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! جناب قاضی فیض احمدؒ سرہند انڈیا میں حضرت حاجی محمد شفیعؒ کے ہاں ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی سکول کی تعلیم کا آغاز سرہند شریف میں کیا۔ قیام پاکستان کے وقت ٹوبہ ٹیک سنگھ خاندان کے ہمراہ تشریف لائے۔ اس وقت چوبیس، پچیس سال کے لگ بھگ آپ کی عمر ہوگی۔ میٹرک کی تعلیم سرہند میں حاصل کی۔ امتحان پاکستان میں آکر دیا۔ آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز آڑھت کی دوکان سے کیا۔ تب غلہ منڈی کے جنوبی گیٹ کے ساتھ گلی میں آپ کا مکان تھا۔ قاضی خاندان میں آپ کی شادی ہوئی۔ اہلیہ کے پھوپھا کی آڑھت کی غلہ منڈی میں دوکان تھی۔ ان کے ساتھ اشتراک پر اپنے کام کا آغاز کیا۔ کاروبار ایسا چمکا کہ پھر اپنی دوکان کے مالک ہوگئے۔ حق تعالیٰ کے کرم کو دیکھئے کہ ایک وقت میں آڑھت کے کام کو اتنا عروج ملا کہ پندرہ، سولہ پلے دار آپ کے پاس ملازمت کرتے تھے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حضرت حاجی محمد اشرفؒ ہوا کرتے تھے، وہ مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ تھے۔ تب مجلس تحفظ ختم نبوت کا تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد پہلا اجلاس جس میں مجلس کے مرکزی انتخاب ہوئے اور حضرت امیر شریعتؒ کو مجلس کا امیر منتخب کیا گیا، وہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حاجی محمد اسلام کے والد کے مکان پر منعقد ہوا۔ یہی حاجی محمد اسلم آگے چل کر ایم۔این۔اے بھی منتخب ہوئے۔

اس اجلاس میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ سے حضرت قاضی فیض احمدؒ کی ملاقات ہوئی۔ جس نے آگے چل کر باپ بیٹے کی سی محبت کا روپ دھار لیا۔ حضرت قاضی فیض احمدؒ حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے ایسے اسیر زلف ہوئے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے اکثر جمعہ شجاع آباد پڑھنے کے لئے جاتے تھے۔ حضرت خطیب پاکستان کا بھی کوئی سفر اس طرف کا ہوتا تو ٹوبہ میں ضرور قیام ہوتا۔ قاضی فیض احمدؒ کا بھرپور جوانی کا دور تھا۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ آپ کو لے کر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے پاس گئے۔ حضرت امیر شریعتؒ نے قاضی فیض احمدؒ کے چہرہ کو ہاتھوں میں لیا۔ ایسا اثر ہوا کہ قاضی فیض احمدؒ نے اس کے بعد داڑھی رکھ لی۔

ٹانک، ڈیرہ اسماعیل خان، بھکر کے آڑھتیوں سے حضرت قاضی فیض احمدؒ کے کاروباری تعلقات قائم ہوئے۔ کاروبار چمکنے لگا۔ اللہ رب العزت نے رزق میں وسعتوں کے دروازے کھول دیئے۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ نے قاضی فیض احمد ؒ کو خانقاہ سراجیہ سے بیعت کرادیا۔ بیعت بھی اس اداء سے ہوئی کہ قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ نے قاضی فیض احمد ؒ کا ہاتھ پکڑ کر حضرت خواجہ خان محمد ؒ کے ہاتھ میں دے دیا کہ یہ میرے بیٹے ہیں۔ انہیں آپ اپنی بیعت میں قبول فرمالیں۔ اس کے بعد پھر حضرت قاضی فیض احمد ؒ خانقاہ سراجیہ سے ایسے جڑے اور تعلق خاطر قائم ہوا کہ حضرت خواجہ خان محمد ؒ کے اس علاقہ میں جب اسفار ہوتے تو قیام اور میزبانی کا اعزاز قاضی فیض احمد ؒ کو حاصل ہوتا۔ آپ نے بھی میزبانی اور احترام کا ایسا ریکارڈ قائم کیا کہ حضرت خواجہ صاحب ؒ کے قریبی معتمدین میں شمار ہونے لگے۔

حضرت قاضی فیض احمد ؒ کا مجلس تحفظ ختم نبوت سے جو ابتدائی تعلق قائم ہوا مذکورہ تمام واسطوں سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی مسجد کی توسیع وتعمیر ہوئی۔ اس زمانہ میں خان عبدالرحمٰن، حضرت قاضی فیض احمد ؒ، حضرت حاجی محمد اشرف ؒ نے بہت ہی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ حاجی محمد اشرف ؒ کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تمام تر ذمہ داری قاضی فیض احمد ؒ کے کندھوں پر آرہی۔ آگے چل کر حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ سے تعلق قائم ہوا تو حضرت جالندھری ؒ کے ساتھ آپ کے اسفار بھی ہوئے۔ حضرت جالندھری ؒ کی کفایت شعاری ودیانت سے ایسے متاثر ہوئے کہ اپنے سیف میں مستقل مجلس کی مرکزی رسید بک رکھ لی۔ سارا سال دوستوں کو مجلس کے بیت المال کی اعانت کے لئے متوجہ کرتے رہے اور پھر یہ روایت آپ نے زندگی کے آخری سانس تک نبھائی۔ قاضی فیض احمد ؒ کی بڑی صاحبزادی کا نکاح حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ نے پڑھایا اور حضرت جالندھری ؒ نے اس بچی کے لئے اپنے دستخطوں سے بہشتی زیور کا تحفہ بھجوایا۔

اس زمانہ میں آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی مقرر ہوئے۔ جب سے یہ اعزاز ملا شاید ساری زندگی میں ایک اجلاس شوریٰ کا آپ نے ناغہ نہیں کیا۔ وفات سے چند روز قبل ملتان میں جو اجلاس ہوا، پیرانہ سالی کے باعث بیٹھ کر شرکت ممکن نہ تھی تو لیٹ کر شریک اجلاس ہوئے۔ عمر بھر ختم نبوت کانفرنسہائے چنیوٹ وچناب نگر میں التزام سے شریک ہوتے رہے۔ انہی اپنے بزرگوں سے وابستگی کے باعث حق تعالیٰ نے دین سے ایسا تعلق جوڑا کہ اپنے ایک بیٹے کا نام اپنے مخدوم حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ کے نام پر احسان احمد رکھا۔ اسے عالم دین بنایا۔ جامعہ امدادیہ فیصل آباد سے وہ فارغ التحصیل ہو کر مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہوئے اور اب ملک میں مولانا قاضی احسان احمد کے نام سے معروف ہیں۔ حق تعالیٰ انہیں اپنے بزرگوں کی روایات کا امین ووارث فرمائیں۔

قاضی فیض احمد ؒ خوب کاروباری کامیاب شخص تھے۔ مہمان نوازی میں مبالغہ کی حد تک

معروف تھے۔ سخی دل پہلو میں رکھتے تھے۔ اپنے علاقہ کے مدارس میں بڑے معاون تھے۔ خیر کے کاموں میں پیش پیش ہوتے تھے۔ آڑھت کی دوکان اب بھی چل رہی ہے۔ لیکن وہ پہلے والی شان نہیں۔ قاضی صاحب ؒ کی تمام اولاد برسرروزگار ہے۔ نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں، خاندان میں بھی اللہ تعالیٰ نے خوب برکت ڈالی اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ پوری نسل میں دینداری نمایاں ہے۔ **فللحمدللہ!**

آپ عرصہ سے پیرانہ سالی کے باعث علالت کا شکار ہوئے۔ بایں ہمہ معمولات کو جاری رکھا۔ جب تک سکت رہی دوکان پر بھی آنا جانا رہا۔ چاہے چند گھنٹوں کے لئے کیوں نہ ہو۔ آخری دنوں بس گھر کے ہوکر رہ گئے تھے۔ وفات کے روز رات گئے دل کی تکلیف ہوئی۔ ہسپتال لے گئے۔ طبیعت سنبھل گئی۔ نماز ظہر کی تیاری کے دوران دوبارہ ہسپتال میں ہی اٹیک ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اگلے روز جنازہ ہوا جو حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے پڑھایا۔ شہر وضلع، عزیزوں، رشتہ داروں اور کثرت سے جماعتی احباب وعلماء نے شرکت کی۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ حق تعالیٰ مرحوم کی جملہ اولاد کی پردہ غیب سے دستگیری فرمائیں۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم!

حضرت مولانا سمیع الحق کی شہادت

حضرت مولانا سمیع الحق ؒ ۲؍نومبر ۲۰۱۸ء کو راولپنڈی میں شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ (بانی: دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق ؒ راولپنڈی میں دن دیہاڑے اپنے گھر پر شہید کر دیئے گئے۔

حضرت مولانا سمیع الحق ؒ نے تعلیم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے حاصل کی۔ آپ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری ؒ کے بھی تفسیر میں شاگرد رشید تھے۔ مولانا سمیع الحق ؒ بیک وقت دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم، جمعیۃ علماء اسلام (س) کے سربراہ، دفاع کونسل پاکستان کے صدر، ماہنامہ ''الحق'' کے مدیر شہیر، سابق ممبر مجلس شوریٰ، سابق سینیٹر، نامور مدرس، ناصح وشفیق مصلح اور ملک کے نامور سیاستدان تھے۔ حق تعالیٰ شانہ نے آپ کو خوبیوں کا مرقع بنایا تھا۔ وہ پاکستان کے ان گنے چنے حضرات میں سے تھے جنہیں وفاق کی علامت قرار دیا جاسکتا ہے۔ آپ عمر بھر امریکی پالیسیوں کے نقاد رہے۔ آپ اسلام دشمن قوتوں کی نظروں میں کانٹے کی طرح چبھتے تھے۔ مولانا سمیع الحق ؒ نے ہمیشہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ اپنی ملتان آمد پر اکثر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ تشریف آوری سے ممنون احسان فرماتے تھے۔ آپ نے چنیوٹ وچناب نگر ختم نبوت کانفرنسوں میں بھی بارہا شرکت فرمائی۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ نے جب اور جس مرحلہ پر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پکارا

آپ نے ہمیشہ لبیک کہی اور آپ کے شانہ بشانہ رہے۔ متعدد مراحل ایسے ہیں جو صرف آپ ہی کے دم قدم سے حل ہوئے۔ آپ نے سیاست کی طرح پڑھنے پڑھانے اور دیگر قومی وملی مصروفیات کے باوجود قلم وقرطاس سے تعلق کبھی کمزور نہیں ہونے دیا۔ آپ عمل پیہم اور سعی مسلسل پر برابر عمر بھر آگے بڑھتے رہے۔ مولانا مرحوم کی زندگی ایک بھرپور جفاکش عالم دین کی زندگی تھی۔ آپ پاکستان جمہوری اتحاد میں رہے۔ آپ متحدہ مجلس عمل میں رہے۔ جہاں رہے ممتاز رہے۔ ہر کڑے وقت میں دینی وملکی ضرورت کے تحت پورے ملک کی مذہبی وسیاسی قیادت کو آل پارٹیز کے نام پر بلاتے اور پورے ملک کی ایک متفقہ اور واضح پیغام سے قومی رہنمائی فرماتے۔ جمعیۃ علماء اسلام (ایم۔آر۔ڈی) کے مسئلہ پر دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو آپ حضرت درخواستی ؒ کے ساتھ تھے۔ جب یہ قضیہ ختم ہوا اور جمعیۃ علماء اسلام حضرت درخواستی ؒ کے حکم پر متفق ہوئی تو آپ نے سمیع الحق گروپ کے نام پر ایک دھڑا کھڑا کیا۔ اب حضرت درخواستی ؒ متحدہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تھے۔ جس کے ناظم عمومی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب تھے اور حضرت مولانا سمیع الحق ؒ ان ہر دو حضرات کے مقابل ایک اور دھڑے کی سربراہی فرمارہے تھے۔ کاش ایسے نہ ہوتا۔ لیکن بایں ہمہ مولانا مرحوم کو کریڈٹ جاتا ہے کہ وہ مشترکہ مقاصد کے لئے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے ساتھ کھڑے ہوتے اور بڑی محبت سے ان امور کو سلجھا دیتے تھے۔ ایک درندہ قاتل نے ان کو دردناک طریقہ پر قتل کیا۔ اگلے روز جنازہ ہوا جو اکوڑہ خٹک کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ آپ کے صاحبزادہ مولانا حامد الحق حقانی نے جنازہ پڑھایا۔ بلامبالغہ لاکھوں کا اجتماع تھا۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ وہ کیا گئے کہ پورا عالم غم واندوہ میں جتلاء ہوگیا۔

مولانا عبدالرشید انصاری رحمۃ اللہ

مولانا عبدالرشید انصاری ؒ مورخہ ۳؍نومبر ۲۰۱۸ء کو فیصل آباد میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا عبدالرشید ؒ انصار برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ فیصل آباد کے رہائشی تھے۔ گروتا تک پورہ فیصل آباد مدرسہ اشرف المدارس میں دینی تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا غلام محمد ؒ، حضرت مولانا عبدالعلیم جالندھری ؒ، مولانا محمد اختر کمالوی ؒ کے ممتاز شاگردوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ بہت تیز، پھرتیلی طبیعت کے مالک تھے۔ قد چھوٹا تھا۔ پڑھائی کے زمانہ میں ان کے ساتھیوں میں ''جتنا نکا اتنا تیکھا'' کے نام سے معروف تھے۔ مدرسہ، طلبہ واساتذہ کی خدمت میں پیش پیش ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں مولانا عبدالعلیم جالندھری ؒ ومولانا محمد اختر ؒ کا جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی رہنماؤں میں شمار ہوتا تھا۔ مولانا عبدالرشید ؒ بھی اساتذہ کے رنگ میں رنگے گئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے تمام کاموں میں پیش

پیش رہنے لگے۔ حافظ محمد اکرام اختر اور مولانا انصاری کی جوڑی ہوتی تھی۔ تب جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر گول چنیوٹ بازار میں نکڑ پر تھا اور یہ دونوں حضرات کارکنوں کے حلقہ میں جمعیۃ کی پہچان ہوا کرتے تھے۔

مولانا عبدالرشید انصاری ؒ فراغت کے بعد کراچی چلے گئے۔ وہاں امامت وخطابت اور جماعتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ آپ نے ماہواری رسالہ ''نور علی نور'' جاری کیا۔ حضرت مولانا زرولی خان، حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کی سرپرستی میں کراچی میں خوب کام کیا۔ انوار القرآن ماہنامہ کراچی نے حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ نمبر شائع کیا۔ اس کی اشاعت میں جن حضرات نے بنیادی کردار ادا کیا ان میں مولانا عبدالرشید انصاری ؒ بھی شامل تھے۔ آگے چل کر آپ نے جمعیۃ علماء اسلام (س) گروپ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ فیصل آبادی ہونے کے ناطے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ سے بھی خوب نیازمندی کا تعلق تھا۔ ان کی وفات پر اپنے ماہواری رسالہ کا ایک نمبر بھی شائع کیا۔ غرض قلم وقرطاس سے ان کے تعلق کا رنگ مزید درمزید گہرا ہوتا چلا گیا۔ آپ ہفت روزہ خدام الدین لاہور کے بھی ایڈیٹر رہے۔ کچھ عرصہ پہلے کراچی سے فیصل آباد آگئے۔ عبداللہ پور گٹ والا نہر کے کنارے مہنگی کالونی میں بچوں کے سر چھپانے کے لئے شاندار کوٹھی بنوائی۔ فیصل آباد سے کراچی بھی آنا جانا لگا رہتا۔ زیادہ تک قیام فیصل آباد ہوتا۔ آپ نے فیصل آباد میں اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ جب آپ اشرف المدارس میں زیر تعلیم تھے۔ تب سے فقیر کی ان سے یاد اللہ تھی۔ بہت محبتوں والے انسان تھے۔ ایک دفعہ چناب نگر میں ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب پر بھی تشریف لائے۔ اس کے بعد ان سے ملاقات یاد نہیں۔ چند دن گزرے کسی رسالہ میں ان کی وفات کی خبر پڑھی۔ دل دھک کر کے رہ گیا۔ محنت کے خوگر، انہوں نے بھرپور محنت سے کام کیا اور بہت نام پایا۔ وہ دوستوں کے دوست فعال ومتحرک کردار اور تحریکی نظریاتی انسان تھے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب کریں۔

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے بڑے فرزند نسبتی جناب ملک قیصر صاحب ۲۱/اکتوبر ۲۰۱۸ء، مطابق ۱۱/صفرالخیر ۱۴۴۰ھ بروز اتوار کو راولپنڈی میں وصال فرماگئے۔ آپ اٹک چشمہ میں انجینئر تھے۔ اپنے دفتری محکمانہ کام کے سلسلہ میں راولپنڈی جانا ہوا۔ وہاں دل کا دورہ ہوا۔ ہسپتال لے جائے گئے۔ لیکن جانبر نہ ہوسکے۔ حق تعالیٰ شانہ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ ادارہ لولاک مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دعاگو ہے کہ حق تعالیٰ شانہ مرحوم کے پسماندگان کی پردۂ غیب سے کفالت فرمائیں۔ آمین! (ادارہ)

جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر......تعارف، خدمات، اہداف

مولانا مفتی عبدالواحد: چناب نگر

قیام جامعہ کا مختصر تعارف

چناب نگر (سابقہ ربوہ) یہ وہ خطہ ہے، جسے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد قادیانوں نے چودھری ظفر اللہ قادیانی (پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ) کی وساطت سے اپنی قادیانی اسٹیٹ بنانے، اپنے نام نہاد سربراہی کے لئے دارالخلافہ قائم کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کے لئے حاصل کیا۔ چنانچہ پاکستان بنتے ہی مرزا البشیر الدین (جو اس وقت قادیانی جماعت کا سربراہ تھا) قادیان سے فرار ہوکر یہاں براجماں ہوا۔

اب اسلام اور پاکستان کے خلاف قبیح ترین سازشوں کے تانے بانے یہاں بنے جانے لگے، کبھی وطن عزیز پاکستان پر قبضے کی باتیں کی جاتیں تھی، تو کبھی بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے خواب دیکھے جارہے تھے۔ ایسے حالات میں اکابر علماء امت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام دینی قیادتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے ان کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، جس کے نتیجے میں قادیانیوں کو ہر ہر موڑ پر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ چونکہ قادیانیوں کی تمام سازشوں اور تبلیغ کا مرکز چناب نگر تھا۔ اس لئے اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ یہاں اسلام کی دعوت وتبلیغ اور تعلیم کا مرکز قائم کیا جائے، تاکہ قادیانیوں کے گڑھ میں ان کا مقابلہ اور تعاقب کیا جاسکے۔ لیکن اس پر عمل کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ پورا علاقہ قادیانیوں نے حکومت سے حاصل کر رکھا تھا اور اس علاقے میں کسی کو بھی داخل نہیں ہونے دیا جاتا تھا۔

بہر حال اکابرین مجلس کی محنت اور فکر برابر جاری رہی، چنانچہ تحریک ختم نبوت کے نتیجے میں بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ سے قادیانیوں کے کافر ہونے کا قانون پاس ہوکر آئین کا حصہ بن گیا۔ اس عظیم کامیابی کے بعد حکومت نے چناب نگر کو کھلا شہر قرار دیا اور حکومت پنجاب کی جانب سے یہاں پر ایک مسلم کالونی کا وجود عمل میں آیا۔ جس سے یہاں پر ایک اسلامی مرکز کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہاں ایک مسجد، مدرسہ، دفتر، لائبریری اور دارالمبلغین کے لئے ایک بڑے ادارے کا سنگ بنیاد رکھا، جس کا افتتاح ۷ جولائی ۱۹۷۶ء بروز بدھ کو قطب الاقطاب خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ نے نماز عصر پڑھا کر فرمایا۔ سینکڑوں کارکنان مجلس نے اس مختصر پر اثر تقریب میں شرکت فرمائی۔ اس وقت مجلس کی امارت کے عہدہ پر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ افروز تھے۔ ان ہر دو بزرگوں کی دل سوز اور پرخلوص دعاؤں کی برکت سے یہاں تعلیم القرآن

اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام شروع کیا گیا۔ ابتدائی طور پر تقریباً ۹ کنال پر مشتمل ایک پلاٹ کا انتظام کیا گیا، جس پر ایک وسیع وعریض شاندار جامع مسجد اور اس کے ملحق مدرسہ کے لئے عمارت تعمیر کی گئی۔ اس عمارت میں ابتدائی طور پر تحفیظ القرآن کا شعبہ قائم ہوا۔ پھر آگے چل کر شعبہ درس نظامی بھی شروع کیا گیا۔ اس دوران اکابرین مجلس نے یہاں پر سالانہ ختم نبوت کانفرنس اور ختم نبوت کورس کا سلسلہ شروع فرمایا، جن کی مقبولیت پورے ملک، بلکہ باہر کی دنیا تک پھیل گئی۔ جس وجہ سے ۹ کنال کا یہ احاطہ کم پڑنے لگا۔ اکابر نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے سابقہ عمارت کے بالکل سامنے تقریباً ۱۶ر کنال پر مشتمل ایک پلاٹ کا انتظام فرما کر اس میں دومنزلہ خوبصورت عمارت تعمیر کروائی، اور اس کے درمیان میں گراسی پلاٹوں پر مشتمل پنڈال بنوایا، تاکہ سالانہ کانفرنس کے لئے وسیع وعریض جگہ کا انتظام ہو سکے۔ الحمد للہ! اب دو عمارتوں پر مشتمل وسیع جامعہ اور اسلام کا دعوتی وتعلیمی مرکز اپنے آب وتاب کے ساتھ دین کے تمام شعبوں میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ جس کے شعبہ جات کا مختصر تعارف ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

شعبہ تخصص فی الافتاء وختم نبوت

عوام الناس اور مسلم معاشرے کی صحیح رہنمائی کرنے اور ان میں دینی حمیت اور بیداری پیدا کرنے کے لئے درس نظامی کے فضلاء کرام کو فتوی کی مشق اور انہیں تحفظ ختم نبوت وتقابل ادیان کی تعلیم سے آراستہ کرنا انتہائی ضروری تھا۔ ان تمام تر ضروریات کو سامنے رکھ کر وسیع تر مشاورت سے ایک سالہ کورس ترتیب دیا گیا ہے۔ جس میں درج ذیل اہم فنون پڑھائے جاتے ہیں: ۱......اصول افتاء، ۲......مناہج البحث والتحقیق، ۳......میراث، ۴......قواعد فقہ، ۵......جدید اسلامی معیشت سمیت فقہی مسائل کی تعلیم، ۶......درس ختم نبوت، ۷......قادیانیت سمیت مختلف ادیان باطلہ کا تعارف اور رد، ۸......کمپوزنگ اور ڈیجیٹل لائبریری کی تعلیم۔ اس کے ساتھ فتوی کی مشق بھی کرائی جاتی ہے۔ آخر میں مختصر تحقیقی مقالہ بھی تحریر کروایا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ایک سالہ کورس مختصر وقت میں زیادہ معلومات حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔ اس شعبے میں زیر تعلیم علماء کی مالی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پندرہ سو روپیہ ماہانہ اس کا شپ بھی دیا جاتا ہے، تاکہ وہ بے فکری کے ساتھ دینی تعلیم حاصل کرسکیں۔

شعبہ درس نظامی

شائقین علوم نبوت کو قرآن وسنت کے علوم سے سیراب کرنے کے لئے مدارس دینیہ میں پڑھایا جانے والا آٹھ سالہ عالم کورس درس نظامی کہلاتا ہے۔ اس میں دین کے تمام علوم وفنون تفصیل کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں۔ اس میں داخلے کے لئے مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی طالب علم مڈل پاس نہیں ہے تو اسے پہلے مڈل پاس کروایا جاتا ہے۔ پھر اس کورس میں داخل کیا جاتا ہے۔

یہ شعبہ جامعہ ہذا میں بہت سالوں سے قائم ہے۔ چند سالوں سے دورہ حدیث شریف کا بابرکت درجہ بھی شروع کیا گیا ہے۔ جس کی مقبولیت اللہ کے فضل وکرم سے روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ کئی سارے علماء کرام یہاں سے سند فراغت حاصل کر کے دین کے مختلف شعبوں میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کے اس شعبے کی بہت ساری خصوصیتوں میں سے ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس شعبے کے فضلاء عالم دین ہونے کے ساتھ ختم نبوت کے محاذ پر اپنی خدمات احسن انداز میں انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح دور جدید کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر اس شعبے میں عصری تعلیم کا مکمل انتظام کیا گیا ہے۔ کمپیوٹر کے مختلف کورسز بھی اس شعبے کے طلباء کو کروائے جاتے ہیں۔ تاکہ فضلاء کرام آج کے مادیت کے دور میں جدید جائز اسباب وذرائع کو بروئے کار لاکر بہتر طریقے سے دینی خدمات سرانجام دے سکیں۔ اس شعبے کے آخری سال یعنی دورہ حدیث شریف میں زیر تعلیم طلباء کو ماہانہ ایک ہزار روپے اور باقی درجات کے طلباء کو بھی معقول وظیفہ دیا جاتا ہے۔

شعبہ تحفیظ القرآن

بچوں کو ناظرہ اور حفظ قرآن کی تعلیم دینے کے لئے یہ شعبہ قائم ہے۔ جس سے الحمدللہ! ہر سال درجنوں بچے حفظ قرآن کی تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کرتے ہیں۔ جامعہ میں اس شعبے کو وسیع غور وفکر کے بعد جدید خطوط پر استوار کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ پرائمری سکول کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

شعبہ عصری تعلیم (میٹرک وایف اے)

اسلامیان وطن جانتے ہیں کہ آج کے جدید دور میں دین کی دعوت کو عام کرنے اور دور حاضر کے جدید فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ علماء کرام دنیاوی علوم سے بھی خوب واقف ہوں۔ اس لئے جامعہ میں زیر تعلیم طلباء کرام کو دنیاوی تعلیم دینے کے لئے اس شعبے کے ذریعے میٹرک، ایف اے اور بی اے کرانے کا مکمل انتظام کیا گیا ہے۔ طلباء کرام، عالم کورس کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں۔ الحمدللہ! گورنمنٹ بورڈ سے امتحان دے کر اچھے نمبروں میں پاس ہوتے ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ کئی سارے طلباء کو اچھے نمبر حاصل کرنے کی وجہ سے حکومت پنجاب کی طرف سے اسکالرشپ بھی ملتی ہے۔

شعبہ پرائمری سکول

قرآن مجید حفظ اور ناظرہ پڑھنے والے بچوں کو سکول کی بنیادی تعلیم دینے کے لئے اس شعبے کا انعقاد عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ بچے باقی اوقات میں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جب کہ ظہر تا عصر پرائمری سکول کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس شعبے کے لئے مختلف دنیاوی ڈگریوں کے حامل قابل اساتذہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

بخاری ﷫ لائبریری

جامعہ ہذا کا ایک اہم امتیاز وسیع لائبریری کا قیام بھی ہے۔ جس کا نام ’’بخاری ﷫ لائبریری‘‘ ہے۔ اس لائبریری میں علوم شرعیہ کے تمام علوم وفنون کی کتابیں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ قادیانیت اور رد قادیانیت پر کتابوں کی کثیر تعداد اس لائبریری کی زینت ہے۔ جس کی وجہ سے ختم نبوت اور قادیانیت پر تحقیق کرنے والے بہت سارے مقالہ نگار پورے ملک سے یہاں تشریف لاتے ہیں۔ تحقیق کے دوران وہ جتنا عرصہ بھی رہنا چاہیں ان کو کھانے پینے اور قیام کی مکمل سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

مکتبہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک دعوتی وتبلیغی جماعت ہے۔ خطاب وکتاب دونوں ذرائع سے عوام الناس کو عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ لہٰذا لوگوں کو تحریری شکل میں تحفظ ختم نبوت کے متعلق مواد فراہم کرنے کے لئے جماعت نے بہت ساری کتابوں کی اشاعت کی ذمہ داری اٹھا رکھی ہے۔ یہ کتابیں تقریباً لاگت قیمت پر ہی فراہم کی جاتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے مرکزی جماعت نے جامعہ میں مکتبہ ختم نبوت کے نام سے ایک مکتبہ قائم کر رکھا ہے۔ جہاں جماعت کی شائع کی ہوئی تمام کتابیں بہت ہی رعائتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

ختم نبوت فری ڈسپنسری

جیسا کہ آپ کو پہلے بتایا جاچکا ہے کہ چناب نگر کا علاقہ قادیانیت کا گڑھ ہے اس لئے بازار اور ہسپتال ان کے بنائے ہوئے تھے۔ جب کہ بحیثیت مسلمان ہماری قوت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ہم قادیانیوں سے کسی قسم کا کوئی معاملہ نہ کریں۔ دوسری طرف علاج معالجے اور صحت کا معاملہ انسان کی زندگی کا اہم معاملہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہاں ایک فری ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا ہے۔ جہاں کوالیفائیڈ ڈاکٹرز کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس ڈسپنسری میں طلباء اور عوام الناس کا فری چیک اپ اور علاج کیا جاتا ہے اور ادویات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ سال بھر میں مختلف فری معالجہ کیمپ بھی لگائے جاتے ہیں۔

شعبہ تعلقات عامہ

عوام الناس کو قادیانی فتنے سے آگاہ کرنے اور قادیانیوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے جماعت کی طرف سے یہاں بہت ہی متحرک اور قابل مبلغ موجود ہوتے ہیں۔ جو لوگوں کے مسائل اور مشکلات کو حتی الامکان حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو قادیانیوں کے نرغے سے دور رکھنے کے لئے مکمل جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔

مجلس کے اہداف

۱......عقیدہ ختم نبوت کی مکمل حفاظت،۲......فتنہ قادیانیت کا تعاقب، یعنی ایسے رجال کار پیدا کرنا جو آقا دو جہاں ﷺ کے ختم نبوت کی چوکیداری کے فرائض احسن طریقے سے انجام دیں،۳......ایسے علماء پیدا کرنا جو دور جدید کے تقاضوں کے مطابق مسلم معاشرے کی رہنمائی اور قیادت کر سکیں۔۴......قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنا،۵......ختم نبوت اور رد قادیانیت کے متعلق لٹریچر فراہم کرنا،۶...... چناب نگر اور آس پاس کے مسلمان باشندوں کو قادیانیت کے شکنجے سے دور رکھنا،۷......وہ بھولے بھالے لوگ جو قادیانیت کے شکنجے میں گرفتار ہو چکے ہیں، ان کو دین برحق کی دعوت دینا۔

محترم قارئین کرام! یہ اس جامعہ کا مختصر تعارف آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان شعبوں کو فعال رکھنے اور ان اہداف کو حاصل کرنے کے لئے اکابرین جماعت ہمہ وقت کوششوں میں مصروف رہتے ہیں۔ ان تمام شعبوں کے تمام اخراجات جماعت برداشت کرتی ہے۔ یہاں زیر تعلیم بچوں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ان تمام طلباء کو ماہانہ معقول وظیفہ دیا جاتا ہے۔ ان کا کھانا پینا، رہائش، علاج معالجہ، غرض ہر چیز جماعت کے ذمہ ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بہاول پور میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کی سہ ماہی میٹنگ میں مولانا مفتی راشد مدنی نے تجویز پیش کی کہ تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور ٹیچرز کے ساتھ نشست رکھی جائے اور ٹیچرز کو عقیدہ ختم نبوت سے روشناس کرایا جائے۔ چنانچہ مولانا محمد اسحق ساقی نے عباسیہ ہائیر سیکنڈری سکول بہاول پور کے اساتذہ کرام کے ساتھ ۳۱ ر اکتوبر کو صبح نو بجے نشست رکھی۔ جس میں خصوصی خطاب کے لئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تشریف لائے۔ تین درجن سے زائد اساتذہ کرام کو عقیدۂ ختم نبوت سے روشناس کرایا گیا۔

بہاول پور میں ختم نبوت کورس ومظاہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اشرف غلہ منڈی میں دوروزہ ختم نبوت کورس عصر سے مغرب تک منعقد ہوا۔ ۳۱ ر اکتوبر کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر لیکچر دیا اور سوالوں کے جوابات دیئے۔ یکم نومبر کو امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر لیکچر دیا اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ختم نبوت چوک (فوارہ چوک) میں ہونے والے دھرنے کے شرکاء سے بھی خطاب کیا۔ اس دھرنے میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مولانا شجاع آبادی کے علاوہ مولانا سید مظہر اسعدی، مولانا صہیب احمد، مولانا محمد اسحاق ساقی سمیت بریلوی مسلک کے کئی ایک علماء کرام نے ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی کا عزم کیا۔ قائم مقام امیر مولانا مفتی عطاء الرحمن مدظلہ نے اختتامی دعا فرمائی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: محمد وسیم اسلم

تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہؒ: مرتب: مولانا محمد منظور نعمانیؒ: پیشکش: قاری جمیل الرحمن اختر: صفحات: ۳۳۲: قیمت: درج نہیں: ناشر: انجمن خدام الاسلام حنفیہ قادریہ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور!

خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں برصغیر پاک و ہند کے کچھ حصہ میں اسلام کی کرنیں ضرور پھیلیں لیکن اس کے باوجود اس کرہ ارض کا اکثر خطہ عرب فاتحین اور اسلام کی جگمگاہٹ سے محروم رہا۔ بدقسمتی سے ترک اور مغلیہ غیر اسلامی ریاستیں اس خطہ کے حصہ میں آئیں۔ اس خطہ کے پہلے ہزار سالوں میں چند ایک پارسا سلاطین آئے جو انگلیوں کے پوروں پر گنی جاسکتے ہیں۔ لیکن ان میں بھی کسی نے تجدید دین کے لئے کوئی خاطر خواہ خدمات سرانجام نہ دیں۔ پہلے ہزار سال کے آخری کنارے پر امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ قابل ذکر شخصیت ہیں جنہوں نے شاہی قوت کے مقابلہ میں تجدید دین کے علم کو بلند کیا۔ حضرت امام ربانیؒ کی وفات کے اسی ۸۰ سال بعد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ پیدا ہوئے۔ انہوں نے تجدید تاریخ، تجدید دین، بالخصوص قرآن و حدیث اور احیاء سنت کے حوالہ سے جو خدمات سرانجام دیں وہ رہتی دنیا تک ایک یادگار کی حیثیت سے باقی رہیں گی۔ متحدہ ہندوستان کے تمام محدثین حضرات کی سند حدیث حضرت شاہ صاحبؒ سے ملے بغیر اپنی منزل کو نہیں پاسکتی۔ یہ حدیث کے میدان میں ان کی عنداللہ مقبولیت کی علامت ہے۔ کتاب و سنت، فقہ و فلسفہ، سلوک و احسان سمیت تمام علوم و معارف میں آپ کے کمالات بام عروج کو پہنچے۔ انہوں نے ہندوستان میں مخلوط الجھے ہوئے خیالات، بدعات و رسومات کے سامنے ایسے بند باندھے کہ جن کے اثرات آج تک محسوس کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن ان اثرات کے منہدم ہونے کے خدشات کے پیش نظر آج سے تقریباً پون صدی قبل ''ماہنامہ الفرقان بریلی'' نے حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ کی زیر ادارت نے شاہ ولی اللہؒ نمبر شائع کیا تھا جو کہ اب تک نایاب تھا۔ حضرت شاہ صاحبؒ ایسی ہمہ جہت شخصیات کے کردار کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ اس کی اشاعت نو ہو۔ لہٰذا اسی ضرورت کے پیش نظر دینی محاذ اور تحریکوں کے سرکردہ رہنماء ہیں حضرت مولانا قاری جمیل الرحمن اختر مدظلہ نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور بڑے سائز میں عکسی ایڈیشن شائع کیا ہے۔ ان کا یہ اقدام باعث مسرت و افتخار اور لائق صد تبریک ہے۔ اس کتاب کی اہمیت و ضرورت کے بارے میں اس کتاب کے مرتب حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ کے الفاظ درج کرنا

مناسب سمجھتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں: ''کاش میرے پاس وافر سرمایہ ہوتا تو میری آرزو تھی کہ اس نمبر کے ہزاروں نسخے بلا قیمت ان علماء اور مدارس عربیہ کے ان طلبہ تک پہنچا سکتا جو اپنی بے مقدوری یا بے نیازی کے باعث اس کو حاصل نہیں کر سکیں گے یا نہیں کریں گے۔ لیکن افسوس کہ مالی حیثیت سے الفرقان کی بے سروسامانی میں اس آرزو کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ اس لئے حضرات اہل علم سے گزارش ہے کہ جو حضرات اس کو قیمتاً یا کہیں سے عاریتاً ہی حاصل فرما سکتے ہوں تو حاصل فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔'' (تذکرہ شاہ ولی اللہ ص۲۴)

سہ ماہی الزیتون کا ''شرح صحیح مسلم'' نمبر: مدیر مسئول: مولانا محمد قاسم حقانی: صفحات: ۴۲۴

قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ: رابطہ نمبر 03013019928

سہ ماہی الزیتون کا تعارف اور اس کے اجرائے نو سے متعلق تو ماہنامہ لولاک کی ج ۲۲ شمارہ ۵ ص ۴۵ پر تذکرہ ہو چکا۔ اس جریدہ کی خصوصی اشاعت کا اتنے کم وقت میں منصۂ شہود پر آجانا یہ جریدہ کی عنداللہ مقبولیت کی علامت ہے۔ اس سے قبل بھی سہ ماہی الزیتون کی خصوصی اشاعت ''گل صد پارہ'' کے نام سے موجود جو کہ ڈاکٹر سید مقدس اللہ اور سید حبیب اللہ شاہ حقانی کی زیر ارادت شائع ہوا۔ اب دوسری بابرکت خصوصی اشاعت کا ورود مسعود ہوا ہے، وہ بھی ایک کتاب پر۔ یہ گلشن حقانی سے مہکنے والی خدمت حدیث ہی کی برکت ہے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی حفظہ اللہ اپنے وسعت علم وقلم سے علمی حلقوں کی ایک اہم ترین ضرورت کو پورا کرنے میں کس مقام تک پہنچے ہیں وہ مقام مجھ جیسے نحیف آدمی کے قلم سے کوسوں دور ہے۔ ان کے مقام کو جاننے لئے مذکورہ خصوصی نمبر میں تقریباً ایک صد حضرات کے تاثرات موجود ہیں۔ شرح صحیح مسلم کے اب تک سات ہزار صفحات کی ضخامت پر بارہ جلدیں مرتب ہو چکی ہیں۔ جس میں تقریباً اڑھائی صد ابواب کی ساڑھے بارہ صد احادیث مبارکہ کی تشریح قلم بند ہو چکی ہے، ابھی اس پر مزید کام جاری ہے۔ میں صرف مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا ''سہ ماہی الزیتون'' کے مدیر مسئول صاحبزادہ مولانا محمد قاسم حقانی کو کہ انہوں نے حضرت حقانی مدظلہ کی اس عظیم خدمت پر علماء وصلحاء، مشائخ ومحدثین، ادیبوں اور کالم نگاروں کی آراء وتاثرات یکجا کر کے باحسن طریق پر مرتب کر دیئے۔ کتاب عمدہ اور جاذب نظر ٹائٹل کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ حق جل مجدہ کتاب کو زیادہ سے زیادہ شرف قبولیت عطاء فرمائیں۔ آمین!

کتابیات حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ: مرتب: پروفیسر حافظ بشیر حسین حامد: صفحات:

۱۱۴: قیمت: ۲۰۰ روپے: ناشر: ادارہ تالیفات اسلامیہ ہری پور ہزارہ: ملنے کا پتا: مکتبہ حامدیہ نواں شہر ایبٹ آباد۔

زیر تبصرہ کتاب کے مطالعہ کے دوران کسی ضرورت کے پیش نظر ڈائریاں حضرت خواجہ خواجگان ؒ دیکھنے کا موقع ملا۔ اسی اثنا میں نظریں ۸ دسمبر ۱۹۹۵ء پر پہنچیں تو دنیائے تخیل میں جا گھرا۔ ۸

دسمبر میری زندگی کا وہ خوش نصیب دن ہے جب درجہ حفظ کے زمانہ میں مادر علمی جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا کی تقریب صحیح بخاری شریف میں پہلی بار حضرت خواجہ خواجگان ؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ پھر چند سالوں تک یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ حضرت خواجہ خواجگان ؒ اور سید نفیس الحسینی شاہ ؒ کی عقیدت ومحبت اسی زمانہ سے ہی دل میں ایسی راسخ ہے کہ عملی طور پر ان حضرات کی باقی زندگی سے عدم شناسی کے باوجود جب بھی اس نفوس قدسیہ کا خیال گزرتا ہے تو دل ودماغ مشک وعنبر کی طرح معطر ہوجاتا ہے۔ ان جیسی مقدس شخصیات کا نسل نو سے تعارف کرانا انتہائی ضروری امر ہے۔ حضرت ؒ کی حیات وخدمات پر آپ کے متوسلین ومتعلقین نے بہت کام کیا، لیکن پھر بھی جتنا کام کیا جائے اتنا کم ہے۔ اسی لئے صاحب کتاب نے ہزاروں صفحات کی ورق گردانی اور عرق ریزی کے بعد ایک اچھوتے اور منفرد انداز سے (جس میں صاحب کتاب کو کافی ملکہ ومہارت بھی حاصل ہے، کہ چار کتابیں پہلے بھی ترتیب دے چکے ہیں) کتاب کو مرتب کیا۔ جرائد ورسائل اور خصوصی نمبرات سے آپ کے تذکرے، آپ کے مکتوبات وپیغامات، مقالات ومضامین کو سنین کے اعتبار سے اشاریئے قائم کرکے دریا بکوزہ کا مصداق بنادیا اور تحقیق وتدقیق کے میدان میں کام کرنے والوں کے لئے سہولت پیدا کرتے ہوئے مکھن نکال کر تھالی میں رکھ دیا۔ اس پر جناب پروفیسر صاحب لائق صد تحسین وآفرین ہیں۔

اصحاب بدرؓ کا اجمالی تعارف: مترجم: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی: صفحات: ۱۳۶: قیمت: ۱۰۰: ناشر: قاضی احسان احمد ؒ اکیڈمی، صدیق آباد مستی مٹھو شجاع آباد: رابطہ 03004385230

صوبہ سندھ کی عظیم علمی شخصیت حضرت مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی ؒ نے اصحاب بدر کے اسماء گرامی پر عربی میں ایک کتاب ''النور المبین فی جمع اسماء البدریین'' پر مرتب کی۔ جس کی تخریج کنڈیارو سندھ کے نامور عالم دین مولانا محمد سلیم اللہ خان سومرو نے کی۔ ان کے برادر کبیر مولانا محمد ادریس سومرو نے مصنف کے حالات سے روشناس کرایا اور کتاب کی اہمیت وافادیت بیان فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جو کہ اسی ماہنامہ لولاک میں کئی اقساط میں شائع ہوا۔ اب اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ مولانا محمد ادریس سومرو نے مقدمہ تحریر فرمایا اور مولانا سلیم اللہ سومرو نے اس پر نظر ثانی فرمائی۔ نیز اصحاب بدرؓ کے اسماء گرامی علیحدہ بھی دیئے گئے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ فرماتے ہیں کہ اصحاب بدرؓ کے اسماء گرامی پڑھنے کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ کتاب کو ۶۸ گرام کے عمدہ پیپر پر شائع کیا گیا ہے۔ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، ملتان، لاہور، اسلام آباد، پشاور، نوشہرہ سمیت تمام دفاتر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس جنڈانوالہ

۷/اکتوبر بروز اتوار بعد از نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد علی المرتضیٰ عیدگاہ شمالی جنڈانوالہ ضلع بھکر میں ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری رضوان گل کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاری خالد عبداللہ، مولانا اللہ دتہ ساقی، حافظ وسیم (سرگودھا) نے ہدیہ نعت مقبول ﷺ پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا حمزہ لقمان مبلغ مظفرگڑھ نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، ضلع بھکر کے مبلغ مولانا محمد ساجد کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے فرمایا کہ امت مسلمہ ناموس رسالت ﷺ اور ختم نبوت کے قانون میں ایک لفظ کی ترمیم بھی برداشت نہیں کرے گی۔ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ قادیانی اور قادیانی مصنوعات شیزان وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ بھکر سے مولانا معاویہ حقانی، مولانا عطاء الرحمٰن ڈھڈیاں والا، مولانا فاروق رحیمیہ حسینیہ سمیت کلورکوٹ، دریاخان، دسوالہ اور نورپور تھل سے شرکاء قافلوں کی صورت میں شریک ہوئے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی امیر مفتی محمد اویس، مفتی محمد عامر شفیق، سید عبدالقیوم شاہ، مولانا محمد عثمان، مفتی محمد سلیم نے بھرپور محنت کی۔ اللہ تعالیٰ کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ کانفرنس کا اختتام حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی دعا سے ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں ۱۴، ۱۵/اکتوبر دو روزہ ۵۷ ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مقامی امیر مولانا عبداللہ منیر، مولانا انوار الحق حقانی، مفتی احمد خان، مولانا محمد اویس سمیت جید علماء کرام نے شرکت وخطاب کئے۔ کانفرنس کا پہلا سیشن جامع مسجد قندھاری میں جبکہ دوسرا سیشن جامع مسجد محمدی سیٹلائٹ ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ کانفرنس میں بڑی تعداد میں عاشقان رسول ﷺ نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں سینکڑوں صحابہ کرامؓ نے شہادت دے کر اس عظیم عقیدہ کا تحفظ کیا۔ طاغوتی قوتیں قادیانیوں کے حوالے سے آئینی ترامیم غیر موثر کرنا چاہتی ہیں۔ عالم کفر ایک سازش کے تحت امت مسلمہ کو کمزور کرنے کے درپے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ متحد ہو کر اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کرے۔ قادیانی مملکت خداداد کے وفادار قطعاً نہیں۔ قادیانیوں نے بلوچستان کو ۱۹۵۲ء تک احمدی صوبہ بنانے کا اعلان کیا اس

سازش کو ناکام بنانے کے لئے تمام مکاتب فکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر متحد ہوئے تحریک چلائی اور اسے کامیاب کرایا۔ قبل ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی جانب سے مرکزی رہنماؤں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ جس سے مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ اس موقع پر مولانا عبداللہ منیر، انوار الحق حقانی، مولانا عبدالحق ہاشمی، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا قاضی احسان احمد، مفتی محمد راشد مدنی، مفتی احمد خان، پیر سید نقیب اللہ آغا سمیت کثیر تعداد میں علماء طلباء و کارکنان بھی موجود تھے۔

ختم نبوت کانفرنس قلندر آباد

۲۰/اکتوبر بعد از نماز ظہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے زیر اہتمام قلندر آباد میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یار خان اور مولانا محمد طیب اسلام آباد کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے مفصل خطابات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس حویلیاں

۲۰/اکتوبر بعد از نماز مغرب کی جامع مسجد لکڑ منڈی حویلیاں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل حویلیاں کے زیر اہتمام بھرپور ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی عبدالواجد نے کی۔ جس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا محمد طیب کے ایمان افروز خطابات ہوئے۔ اہلیان حویلیاں نے تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہر قربانی دینے کے جذبے کا اظہار کیا۔ اسی دوران ایک دوسرا پروگرام جامع مسجد عثمان غنی موضع کرچھ حویلیاں میں جاری رہا۔ جس سے مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے مفصل خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد

۲۱/اکتوبر بعد نماز ظہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا پروفیسر سید افسر علی شاہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری افتخار الحق ترابی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ حمد باری تعالیٰ انعام اللہ خان نے پیش کی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست سے مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے بیانات ہوئے۔ مولانا قاضی احسان احمد اپنے والد گرامی جناب قاضی فیض احمد ؒ کی وفات کے تیسرے دن ان کے ایصال ثواب کی نیت سے ایبٹ آباد پہنچے۔ تحفظ ختم نبوت کے اس دورہ ایبٹ آباد میں وجد آفرین اور ایمان افروز خطاب کیا۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے اہلیان ہزارہ سے مطالبہ کیا کہ ہمیں آپ سے بہت سی توقعات ہیں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے آج تحفظ ختم نبوت کے لئے ہمیں مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ دے دو۔ مجمع پر سناٹا چھا گیا۔ نماز عصر کے بعد دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ مولانا مفتی عبدالواجد ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد نے تمام مہمانوں، علماء کرام اور تاجر برادری کا شکریہ ادا

کیا اور قرار دیں منظور کروائیں۔ مکتب عبداللہ بن مسعودؓ کے بچوں محمد حسنین اور ساتھیوں نے ختم نبوت اور حالات حاضرہ پر ترانہ پیش کر کے سامعین کے دلوں کو خوب گرمایا۔ آخری خطاب مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان پر امن جدوجہد اور قانون کی بالادستی پر یقین رکھتی ہے۔ تشدد اور انتہا پسندی ہمارا مطمع نظر نہیں۔ حکمرانوں کو بھی چاہئے کہ قانون کی پاسداری کو یقینی بنائیں۔ آئین میں قادیانیوں کو دی گئی حیثیت ہمیشہ برقرار رہے گی۔ تحفظ ناموس رسالت کے قانون 295/C سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ برداشت نہیں کی جائے گی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے تحصیلی وضلعی سطح پر تمام کارکنان نے بھرپور محنت ومعاونت کی۔ کانفرنس کا اختتام اذان مغرب پر مولانا سید افسر علی شاہ کی دعا پر ہوا۔ (ساجد اعوان)

ختم نبوت کانفرنس بیریانوالا ٹوبہ

یکم نومبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء چک نمبر ۲۹۵ گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد موسیٰ مدظلہ نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد امین جبکہ نعت ہدیہ رسول مقبول ﷺ جناب ظفر شہزاد نے پیش کیا۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا فضل الرحمٰن درخواستی کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ آسیہ مسیح کی رہائی کے فیصلہ سے امت مسلمہ کی دل آزاری ہوئی ہے۔ مسلمانان پاکستان رہبروں کے روپ میں چھپے رہزنوں سے واقف ہو چکے ہیں، ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو چھیڑنے کی بھی ناپاک کوششیں ہو رہی ہیں، مسلمان اتحاد واتفاق اور بیداری کا ثبوت دیں۔ مقامی علماء میں سے قاری محمد انور مولانا لطف اللہ لدھیانوی، مولانا امین ربانی، مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولانا مجیب الرحمٰن، سید حسان احمد طلحہ شاہ، مولانا شاکر اللہ، مولانا مطیع اللہ، مولانا قاری نصر اللہ انور، مولانا محمد خبیب ضلعی مبلغ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شیخ زاہد اقبال، محمد سفیان اللہ و دیگر کئی حضرات کانفرنس کے انتظامات واہتمام میں سرفہرست رہے۔ کانفرنس میں کثیر علماء حفاظ، طلباء، اور عوام الناس نے شرکت فرمائی، الحمدللہ! کانفرنس کامیاب رہی۔

ختم نبوت کانفرنس لوئر دیر

۴ر نومبر ۲۰۱۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر تیمر گرہ کے وسیع وعریض میدان ریسٹ ہاؤس گراؤنڈ میں کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز صبح نو بجے قاری قمر زمان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا نادر شاہ نے حمد ونعت پیش کیا۔ کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر مولانا عمران خان، نگرانی شیخ الحدیث مولانا فضل وہاب اور سرپرستی مفتی مجیب الرحمٰن نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محسن محمود مبارکزئی نے ادا کئے۔ خصوصی مہمان شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، قاضی احسان احمد کراچی، مولانا قاری اکرام الحق نے بیانات کئے۔ قراردادیں جناب مفتی عرفان الدین نے پیش

کیں۔ کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے قاضی فضل اللہ روغانی، شیخ الحدیث مولانا غلام نبی، مفتی مجیب الرحمٰن، جنگی باباجی، مفتی عمر حبیب، مفتی فرمان اللہ سیت عوامی نیشنل پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، مسلم لیگ نون کے قائدین نے شرکت کی۔ نیز کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے لئے لوئر دیر کے تمام تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر ۲۲ کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چھدروواں بھچراں کے نئے یونٹ کا افتتاح کیا گیا اور اس سے پہلے یونٹ کی تشکیل ہوئی۔ ۱۱رنومبر کوواں بھچراں میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد نعیم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا کفایت اللہ پہاڑپور کے علاوہ دیگر علماء کرام نے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے عنوان پر سیر حاصل خطاب فرمایا اور سامعین نے پرجوش نعروں کی گونج میں یقین دہانی کرائی کہ وہ حسب سابق ناموس رسالت ﷺ کے لئے جب بھی ضرورت پڑی تن من دھن قربان کر کے اس کی حفاظت کریں گے۔

ناموس رسالت کانفرنس مردوال

مردوال وادی سون کا صحت افزاء مقام ہے۔ جہاں ۱۲رنومبر کو عشاء کی نماز کے بعد ناموس رسالت کے تحفظ کے عنوان پر کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل (جابہ)، مولانا محمد نعیم (مبلغ خوشاب) اور مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت کی حفاظت ایمان کی جان ہے۔

ختم نبوت کانفرنس چکوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چکوال کے زیراہتمام دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۵رنومبر کو جامع مسجد الفلاح میں منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا پیر عبدالقدوس نقشبندی مدظلہ نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض امیر چکوال مجلس مولانا مفتی محمد معاذ نے سرانجام دیئے۔ نعت کی سعادت جناب محمد بلال بابی، سید اسامہ اجمل (لاہور)، مولوی شیر محمد نے حاصل کی۔ مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ علماء کرام نے سامعین سے عہد لیا کہ وہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۶رنومبر کو جامع مسجد سیدنا علی المرتضیٰؓ میں عشاء کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا عبیداللہ مہتمم دارالہدیٰ چوک اعظم نے کی۔ جب کہ کانفرنس سے مولانا محمد ساجد (مبلغ لیہ)، مولانا محمد نعیم (مبلغ میانوالی)، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا نور محمد ہزاروی

امیر مجلس سرگودھا نے خطاب کیا۔ ایک طالب علم نے نعتیہ کلام پیش کیا اور کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ قبل ازیں اسی روز جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد شرف الاسلام چوک سرور شہید میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی کی دعوت پر دیا۔ مولانا کے فرزندان گرامی مولانا عبیداللہ اور مولانا سعید اللہ نے مولانا شجاع آبادی کا خیر مقدم کیا۔

ختم نبوت کانفرنس جہانیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مولانا محمد اکرم لانگ کی نگرانی، حضرت خواجہ عبدالماجد صدیقی کی سرپرستی اور حاجی نذیر احمد کی صدارت میں ۷؍نومبر کو عشاء کی نماز کے بعد ٹاؤن ہال بلدیہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد رمضان نے کی۔ نعتیہ کلام حافظ ابوہریرہ نے پیش کیا۔ مولانا عطاء المنعم نعیم، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ اور معروف تبلیغی بزرگ مولانا کریم بخش مہتمم جامعہ عمر بن خطابؓ ملتان نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس کے انتظامات مولانا اکرام الحق لانگ، مولانا سید وجیہ الرحمان نے کئے۔ جب کہ شہر کے علماء کرام مولانا محمد عبداللہ عابد، مولانا عبدالمالک، مولانا ابوبکر شاکر، قاری سردار احمد اور قاری اللہ یار سمیت کئی ایک علماء کرام، حفاظ وقراء اور سینکڑوں عوام نے شرکت کی۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس چوبلہ

۱۸؍نومبر ۲۰۱۸ء بروز اتوار کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام چک نمبر ۱۴۸، گ، ب چوبلہ میں بعد نماز مغرب آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت محترم جناب قاری ذوالفقار نے فرمائی، تلاوت کلام پاک قاری عامر علی نے کی۔ ہدیہ نعت رسول مقبول محترم جناب قاری شرافت علی مجددی نے پیش کیا۔ عالمی مجلس کے رہنما شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول دین پوری چناب نگر، مسلک اہل حدیث کے علامہ برق التوحیدی اور مسلک بریلوی کے مولانا صاحبزادہ منعم حسنین صدیقی کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے فرمایا کہ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا اجتماعی پلیٹ فارم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔ ہم عالمی مجلس کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ تمام مسالک عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسالت کے تحفظ میں کل بھی ایک تھے آج بھی ایک ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک ایک رہیں گے۔ اختتامی دعا مولانا غلام رسول دین پوری نے کرائی، جس میں حضرت حاجی عبدالوہاب رحمہ اللہ امیر تبلیغی جماعت کے لئے خصوصی ایصال ثواب اور دعا مغفرت و بلندی درجات کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا سعد اللہ لدھیانوی کی خصوصی کاوش سے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور کثیر عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت سیمینار ٹوپی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دالوڑی یونٹ گدون، ٹوپی ضلع صوابی میں ۲۸؍ستمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک کو علاقہ بھر کا پہلا کامیاب ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں علامہ ڈاکٹر نورالہادی، مولانا محمد رسال

اور پیر طریقت شیخ الحدیث مولانا عبدالہادی نے بیانات فرمائے اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت سے عوام الناس کو روشناس کرایا۔(مولانا حمیداللہ العزیزی)

تحفظ ناموس رسالت وختم نبوت سیمینار نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے زیراہتمام مورخہ ۱۳ر نومبر ۲۰۱۸ء بروز منگل علیو گیسٹ ہاؤس اینڈ مصالحہ ریسٹورنٹ میں تحفظ ناموس رسالت وختم نبوت سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کی کارروائی سہ پہر تقریباً تین بجے شروع ہوئی۔ سیمینار کا آغاز مدرسہ مریم تجوید القرآن کے طالب علم حافظ محمد حاشر نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ حافظ محمد اعظم نے حمد ونعت کا ہدیہ پیش کیا۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری عبداللہ فیض نواب شاہ نے سرانجام دیئے۔ مولانا قاری محمد انیس، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان نے خطابات کئے۔ مقررین نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی حالات حاضرہ سے متعلق انتھک محنت کو ذکر فرمایا اور امت مسلمہ کی ذمہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے مستقل کام کرنے کی فکر دلائی۔ نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے شرکاء سیمینار کا شکریہ ادا کیا اور نواب شاہ میں جماعتی کام کی روئیداد بیان کیں۔ اختتامی دعا مولانا قاضی احسان احمد نے کرائی۔ سیمینار میں شہر کے تمام علماء کرام، ڈاکٹر، انجینئر اور اسکول وکالج کے ماسٹر اور پروفیسر، خصوصی طور پر آل سندھ تاجر اتحاد کے نائب صدر حاجی عبدالقیوم قریشی، تاجر اتحاد نواب شاہ کے جنرل سیکرٹری راؤ محمد جاوید، موبائل ایسوسی ایشن کے صدر محمد راشد قریشی، محمد فیضان قریشی، محمد جنید ملک سمیت دیگر حضرات نے شرکت کی۔ سیمینار کے اختتام پر شرکاء کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا اور لٹریچر بھی تقسیم ہوا۔

شعور ختم نبوت وفہم دین کورس نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے زیراہتمام دوروزہ شعور ختم نبوت وفہم دین کورس مورخہ ۱۳،۱۴ر نومبر ۲۰۱۸ء بروز منگل، بدھ جامع مسجد عالماس میں منعقد ہوا۔ کورس کی ابتدائی نشست کا آغاز ۱۳ر نومبر بروز منگل بعد نماز مغرب قرآن کریم کی تلاوت سے کیا گیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری عبداللہ فیض نے سرانجام دیئے۔ پہلے مقامی امیر مولانا قاری محمد انیس اور مبلغ مولانا تجمل حسین نے لیکچرز دیئے۔ پھر مولانا قاضی احسان احمد نے مسلمانوں کے عقائد اور قادیانی تحریفات پر لیکچر دیا۔ آخر میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے فروعی اور اصولی اختلاف کا فرق اور مسلمان وقادیانیوں کے مابین چھ اصولی اختلاف وضاحت سے شرکاء کورس کو قلم بند کروائے۔ بعد نماز عشاء دوسری نشست ہوئی۔ اس نشست میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے رفع نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سبق پڑھایا۔ ۱۴ر نومبر بروز بدھ بعد نماز مغرب کورس کی تیسری نشست ہوئی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیوں کے غلیظ عقائد سے آگاہی کے لئے چند کتب کے نام لکھوائے۔ بعدازاں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے مسلمان اور قادیانیوں کے مابین دس اصولی بنیادی اختلافات اور رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مفصل

لیکچر دیا۔ نماز عشاء کے بعد آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے شرکاء کورس کے سوالوں کے جواب دیئے اور دعاء فرمائی۔ کورس میں مدارس دینیہ کے علماء، طلباء، ڈاکٹرز اور تاجروں سمیت مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ شرکاء کورس میں جماعت کا لٹریچر اور کتب تقسیم کی گئیں اور دونوں دن شرکاء کورس کے لئے جماعت کی طرف سے عشائیہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ کورس کی کامیابی کے لئے عالماں مسجد کی انتظامیہ، قاری محمد عبداللہ اور ڈاکٹر حامد اکبر شیخ سمیت دیگر ساتھیوں نے بھرپور تعاون کیا۔

شعور ختم نبوت کورس چوہلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۱۴؍نومبر بروز منگل تا ۱۸؍نومبر بروز اتوار بعد نماز مغرب چک نمبر ۱۴۸ گ، ب، چوہلہ میں پانچ روزہ شعور ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں عقیدہ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت ﷺ، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، سیرت امام مہدی علیہ الرضوان، کردار آنجہانی مرزا کادیانی پر ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب اور مولانا مجاہد مختار مدرس العصر تعلیمی مرکز پیر محل نے لیکچر دیئے۔ شرکاء کورس طلباء و طالبات کی تعداد دوسو کے قریب تھی جن میں سے ۷۹ نے پیپر دیا۔ پہلی چاروں پوزیشنیں طالبات نے حاصل کیں اعزازی دس انعامات میں سے پانچ انعامات طالبات نے اور پانچ انعامات طلباء نے حاصل کئے۔ کورس کی نگرانی جناب قاری ذوالفقار علی مہتمم جامعہ حسنینؓ معاویہؓ چک چوہلہ نے فرمائی۔

تحفظ ناموس رسالت اجلاس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر ملتان کے زیر اہتمام ۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو آسیہ ملعونہ کی رہائی کے خلاف تحفظ ناموس رسالت کے حوالہ سے ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا، وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری حنیف جالندھری سمیت تمام مکاتب فکر اور تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے ضلعی قائدین کا بھرپور اجلاس ہوا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور وفاق المدارس نے مشترکہ طور پر فیصلہ کیا کہ ۲؍نومبر بروز جمعۃ المبارک ملک گیر پر امن احتجاجی مظاہرے ریلیاں نکالیں جائیں۔ نیز ملک بھر کی طرح ملتان میں بھی تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کی مشترکہ ریلی کا انعقاد کیا جائے۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ ۲؍نومبر کا خطبہ جمعہ عالمی مجلس کے مرکزی دفتر کی جامع مسجد میں مولانا قاری محمد حنیف جالندھری پڑھائیں اور بعد از نماز جمعۃ المبارک مشترکہ ریلی عالمی مجلس کے مرکزی دفتر سے ہی نکالی جائے گی۔

احتجاجی مظاہرہ سرائے نورنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر کی طرح سرائے نورنگ ضلع لکی مروت میں بروز بدھ ۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو توہین رسالت ﷺ کیس میں لاہور ہائی کورٹ سے سزا یافتہ گستاخ آسیہ ملعونہ کی رہائی کے خلاف

ہنگامی طور پر نماز ظہر کے بعد احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔جس کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم اور ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ نے کی۔جبکہ اس موقع مولانا بشیر احمد،مولانا محمد ابراہیم ادہمی،مولانا محمد طیب طوفانی،مولانا محمد ظہور احمد نقشبندی،مولانا فاروقی،حاجی عظیم خان،مولانا سمیع اللہ مجاہد،مفتی رضوان اللہ،مولانا اعزاز اللہ،جناب اختر زمان،جناب حاجی امان اللہ اور مولانا محمد امجد طوفانی سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ آسیہ مسیح نے حضور نبی کریم ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کی ہے۔آسیہ مسیح پر یہ جرم ثابت ہونے کے بعد لاہور ہائی کورٹ نے اسے سزائے موت کی سزا سنائی۔تاہم گزشتہ روز سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ انتہائی تشویشناک ہے۔

احتجاجی مظاہرہ لکی مروت

۳۱ر اکتوبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل لکی کے زیر اہتمام احتجاجی ریلی نکالی گئی ریلی میں لکی سٹی کے تمام مدارس کے علماء کرام وطلباء کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسول ﷺ نے شرکت کی۔ریلی سے مقامی امیر شیخ الحدیث مولانا احمد سعید،ناظم حافظ قدرت اللہ،مولانا عبدالرحیم،مولانا احمد شاہ قریشی،مولانا عبدالوکیل اور شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین سمیت دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

تحفظ ناموس رسالت احتجاجی ریلی ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام ۲ر نومبر کو تمام مکاتب فکر اور سیاسی ومذہبی جماعتوں کی مشترکہ احتجاجی ریلی مرکزی دفتر سے نکالی گئی اور گھنٹہ گھر چوک میں پہنچ کر پرامن مظاہرہ کیا گیا۔مظاہرہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمن جالندھری،مولانا اللہ وسایا،جامعہ خیر المدارس کے مدیر مولانا قاری محمد حنیف جالندھری،مجلس احرار اسلام کے سید عطاء اللہ شاہ بخاری ثالث،جمعیت علماء اسلام کے شیخ حافظ محمد عمر،جناب نور محمد ہانس،جمعیت علماء اسلام (س) کے مفتی ممتاز احمد،جماعت اسلامی کے ڈاکٹر صفدر اقبال ہاشمی،میاں آصف محمود اخوانی،تحریک لبیک یارسول اللہ کے حافظ محمد ایوب مغل،جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شفیق اللہ مدنی،علامہ فاروق سعیدی،جمعیت اہلحدیث کے علامہ عبدالرحیم گجر،علامہ خالد محمود،رابطۃ المدارس کے مولانا عبدالرزاق،جمعیت اتحاد العلماء کے مولانا انعام اللہ،قومی تاجر اتحاد کے سلطان محمود ملک،بار ایسوی ایشن کے چوہدری خالد منیر،حافظ اللہ دتہ کاشف،ذوالفقار سندھو کے علاوہ علامہ عبدالحق مجاہد،مولانا حافظ محمد انس،قاری محمد عثمانی جالندھری،مولانا منیر احمد جالندھری،جناب اسرار حسین اور جناب حسان اخوانی سمیت دیگر علماء کرام وسیاسی عمائدین نے خطابات وشرکت کی۔

احتجاجی ریلیاں

۲ر نومبر ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لکی مروت سرائے نورنگ میں ختم

نبوت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ اور ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادھمی کی قیادت میں جبکہ عزنی خیل مین اڈہ پر پی کے ۹۲ کے امیر مولانا مطیع اللہ، مولانا محمد زعفران، مولانا عبیداللہ، مولانا ارشاد اللہ، حاجی معین اللہ جان، مولانا محمد رضا اور مولانا محمد یوسف کی قیادت میں اور تجوڑی شہر کے مین بازار میں مولانا اصغر علی، مولانا محمد طاہر، مولانا مبارک شاہ کی قیادت میں گستاخ آسیہ مسیح ملعونہ کی بریت کے خلاف احتجاجی ریلی نکالی گئیں۔ جس میں آسیہ مسیح کی رہائی ''نامنظور نامنظور'' کے فلک شگاف نعرے لگائیں۔ مقررین نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ عاشق رسول ﷺ غازی ممتاز قادری کو پھانسی دی گئی۔ جبکہ گستاخ رسول ملعونہ آسیہ کو بری کر دیا گیا۔ یہ کیسا انصاف ہے کہ ایک اسلامی ملک میں ایک گستاخ کو پروٹوکول دے کر باعزت طور پر رہا کر دیا گیا۔ ریلیوں میں مطالبہ کیا گیا کہ سپریم کورٹ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ نیز ۹ رنومبر بروز جمعہ کوکی سٹی میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کے حکم پر ایک اور عظیم الشان ریلی مولانا عبدالرحیم کی قیادت میں نکالی گئی۔ ریلی میں مقررین نے حکومت کی دوغلی پالیسی پر شدید تنقید کی اور قائدین کے حکم پر ہر قسم کی قربانی کے لئے عزم مصمم کیا۔ ریلی میں ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسول ﷺ نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کا تین روزہ دورہ ایبٹ آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ۱۹، ۲۰، ۲۱ راکتوبر ۲۰۱۸ء کو تین روزہ ختم نبوت کانفرنسز، خطبات جمعہ، مدارس وسکولز اجتماعات سمیت ضلع بھر میں ۱۳ پروگرامز منعقد ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور مولانا محمد طیب اسلام آباد نے تمام پروگرامز میں جبکہ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے آخری پروگرام میں بطور خاص شرکت فرمائی۔ ۱۹ راکتوبر ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک کو مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں وفاق المدارس کے مولانا قاضی عبدالرشید نے، جامع مسجد صدیق اکبرؓ چھبہ پل حویلیاں میں مولانا قاضی احسان احمد نے، جامعہ مدنیہ اسلامیہ سپلائی بازار ایبٹ آباد میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے، جبکہ شہر کی دوسری بڑی جامع مسجد واقع گھاس منڈی میں مولانا محمد طیب نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت کو بھرپور انداز میں اجاگر کیا۔ ۲۰ راکتوبر بروز ہفتہ صبح ۸ بجے مولانا مفتی محمد راشد مدنی جامعہ اسلامیہ کالا پل میں، مولانا قاضی احسان احمد نے صبح ۹ بجے اقراء روضۃ الاطفال سپلائی کے اسمبلی گراؤنڈ میں، جبکہ ۱۰ بجے مولانا محمد طیب نے جامعہ ام سلمہ للبنات پولیس لائن میں طلباء وطالبات کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت اور فضیلت سے روشناس کروایا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے دن ۱۱ بجے تعمیر وطن سکول جناح آباد کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں بارہ سو سٹوڈنٹس سے پرجوش خطاب کیا جو قریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ بعد نماز ظہر قلندر آباد اور بعد نماز مغرب حویلیاں میں تمام حضرات نے کانفرنسوں میں شرکت کی۔ ۲۱ راکتوبر کو صبح ۹ بجے جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا طلباء وطالبات کے جم غفیر سے جامع خطاب ہوا۔ آخری اور بھرپور پروگرام مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس تھا۔ کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ساجد اعوان)

ختم نبوت کانفرنس چارسدہ خیبر پختونخواہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع چارسدہ کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب، ولی کامل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا مفتی عبدالشکور صاحب، پیر میاں محمد رضوان نفیس صاحب لاہور، امیر مجلس خیبر پختونخواہ حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب، حضرت مولانا حسین احمد صاحب، حضرت مولانا سید محمد گوہر شاہ صاحب، حضرت مولانا غلام محمد صادق صاحب، حضرت مولانا پیر حزب اللہ جان حقانی صاحب، حضرت مولانا عابد کمال صاحب، اور چاچا ختم نبوت عنایت اللہ صاحب اور دیگر علاقائی علماء کرام نے شرکت کی۔ کانفرنس میں تمام مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اساسی اور لازمی جز ہے اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مزید فرمایا کہ ختم نبوت کے شق میں ترمیم کرنے والے ختم ہوجائیں گے لیکن یہ شق برقرار رہے گی۔ اگر کسی نے ختم نبوت کے مسئلہ کو چھیڑا ہم جان دیں گے لیکن مصطفیٰ ﷺ کے ناموس پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے فرمایا کہ موجودہ حکومت اس پر درپے ہیں اور یہ اس سازش پر اتر آئی ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کریں گے، آسیہ ملعونہ کو رہائی دیں گے، ختم نبوت کے مسئلہ کو چھیڑیں گے، لیکن جب تک جمعیت علماء اسلام کے کارکن اور حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب پاکستان میں موجود ہیں کوئی ماں کا لعل ختم نبوت کے مسئلہ کو نہیں چھیڑ سکتا۔ مقررین نے مزید فرمایا کہ ملک پر مغربی ایجنڈا کو مسلط نہیں ہونے دیں گے اور نہ کوئی اسے سیکولر سٹیٹ بنا سکتا ہے یہ ایک اسلامی ریاست ہے اور انشاء اللہ قیامت تک اسلامی ریاست رہے گا۔ اور جب تک جان میں جان ہے ہم ختم نبوت کے تحفظ کیلئے برسرپیکار رہیں گے۔ حکومت پر تنقید کرتے ہوئے مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے فرمایا کہ حکومت پوری طور پر ناکام ہوچکی ہیں۔ ان کے ساتھ نہ کوئی پلان ہے نہ کوئی طریقہ کار بلکہ یہ مغربی ایجنڈے پر آتی ہیں لیکن یہ کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اور نہ یہ ملک قادیانی نواز ہونے دیں گے۔ بلکہ حکومت نے قادیانیوں کیلئے جوراستے ہموار کی ہے اسے واپس لینے پڑیں گے۔ آخر میں تمام شرکاء نے یہ عہد کیا کہ جب بھی ناموس رسالت کیلئے ہماری جان، مال، اولاد کی ضرورت ہوں ہم دریغ نہیں کریں گے انشاء اللہ مسلمان حضور ﷺ کے حرمت پر مرمٹنے کیلئے ہر وقت تیار ہیں

جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ میں سالانہ عظیم الشان

شانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

نامور علماء، قراء اور نعت خوانوں کی شرکت

21ویں سالانہ شان مصطفی ﷺ کانفرنس 11 ربیع الاول بمطابق 20 نومبر 2018 کو جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری نور محلہ اچھرہ لاہور میں منعقد ہوئی۔ جس میں ملک کے نامور قراء، علماء، خطباء اور نعت خواں حضرات نے شرکت کی، کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر یادگار اسلاف مولانا مفتی محمد حسن، مولانا مفتی عبدالرحمن جبکہ سرپرستی مولانا ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری نے کی۔ جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری کے امام وخطیب مولانا قاری علیم الدین شاکر نگرانی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا محمد رفیق جامی، مولانا شبیر احمد عثمانی، قاضی مطیع اللہ نے خطابات کیے۔ حافظ محمد ابوبکر مدنی، مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا رانا محمد عثمان قصوری نے ہدیہ نعت کا نذرانہ پیش کیا۔ قراء حضرات میں قاری سید انوار الحسن شاہ بخاری، قاری حماد انور نفیسی نے تلاوت کی سعادت حاصل کی جبکہ نقابت کے فرائض خطیب مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور مولانا محبوب الحسن طاہر نے سرانجام دیے۔ کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں عاشقان مصطفی ﷺ اور ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے لیے 5 عمرہ کے ٹکٹ، احرام، نقد انعام، شیلڈز دی گئیں۔ عمرہ کے ٹکٹ قرعہ اندازی کے ذریعے دیے گئے جن میں عبدالسلام ولد بشیر احمد شیخوپورہ، عبدالخالق فاروقی ولد محمد اسرائیل لاہور، محمد قذافی ولد محی الدین لاہور (جامعہ محمدیہ) عبدالغفور ولد منظور احمد فیصل آباد، حافظ محمد رضوان ولد محمد رمضان لاہور کو مولانا قاری علیم الدین شاکر، مفتی احمد علی، حافظ عمیر اور پیر رضوان نفیس ہاتھوں عمرہ کے ٹکٹ دیے گئے، کانفرنس میں انجمن تاجران اچھرہ لاہور نے خصوصی شرکت کی۔

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	لولاک کا خواجہ خواجگانؒ نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	100
23	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	100
24	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا محمد بلال	150
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150
28	تذکرہ شہید اسلام سوانح حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150

نوٹ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریبا لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ